Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 50 — شمارہ: 38

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

2 رجب 1422 ہجری 20 تبوک 1380 ہش 20 ستمبر 2001ء

اخبار احمدیہ

لندن 15 ستمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے

مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے سمجھ رکھا ہے ہرگز وہ صحیح نہیں ہے

یہ لوگ جب حکام وقت سے ملتے ہیں تو اس قدر سلام کیلئے جھکتے ہیں کہ گویا سجدہ کرنے کیلئے تیار ہیں اور جب اپنے ہم جنسوں کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں تو دلوں میں جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں

اگر والی کابل نے اس ضروری اصلاح کی طرف توجہ نہیں کی تو آخری نتیجہ اس کا کابل گورنمنٹ کیلئے زحمتیں ہیں

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جسطرح وہ عوام کے آگے اِس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں ہے۔ اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ لوگ اپنے پُر جوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنادیں۔ اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کردیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جس قدر ایسے ناحق کے خون اُن نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوتے ہیں کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی۔ ان سب کا گناہ ان مولویوں کی گردن پر ہے کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں۔ یہ لوگ جب حکامِ وقت کو ملتے ہیں تو اس قدر سلام کیلئے جھکتے ہیں کہ گویا سجدہ کرنے کیلئے طیار ہیں اور جب اپنے ہم جنسوں کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں تو بار بار اصرار ان کا اِسی بات پر ہوتا ہے کہ یہ ملک دار الحرب ہے اور اپنے دلوں میں جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۷)

موجودہ طریق غیر مذہب کے لوگوں پر حملہ کرنے کا جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے جس کا نام وہ جہاد رکھتے ہیں۔ یہ شرعی جہاد نہیں ہے بلکہ صریح خدا اور رسول کے حکم کے مخالف اور سخت معصیت ہے۔ لیکن چونکہ اس طریق پر پابند ہونے کی بعض اسلامی قوموں میں پُرانی عادت ہو گئی ہے اِس لئے اُن کیلئے اس عادت کو چھوڑنا آسانی سے ممکن نہیں بلکہ ممکن ہے کہ جو شخص ایسی نصیحت کرے اسی کے دشمن جانی ہو جائیں اور غازیانہ جوش سے اُس کا قصہ بھی تمام کرنا چاہیں۔ ہاں ایک طریق میرے دل میں گزرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر امیر صاحب والی کابل جن کا رعب افغانوں کی قوموں پر اس قدر ہے کہ شاید اس کی نظیر کسی پہلے افغانی امیر میں نہیں ملے گی نامی علماء کو جمع کر کے اس مسئلہ جہاد کو معرض بحث میں لادیں اور پھر علماء کے ذریعہ سے عوام کو اُن کی غلطیوں پر متنبہ کریں بلکہ اس ملک کے علماء سے چند رسالے پشتو زبان میں تالیف کراکر عام طور پر شائع کرائیں تو یقین ہے کہ اس قسم کی کارروائی کا لوگوں پر بہت اثر پڑے گا اور وہ جوش جو نادان ملا عوام میں پھیلاتے ہیں رفتہ رفتہ کم ہو جائے گا۔ اور یقیناً امیر صاحب کی رعایا کی بڑی بدقسمتی ہوگی اگر اس ضروری اصلاح کی طرف امیر صاحب توجہ نہیں کرینگے اور آخری نتیجہ اس کا اُس گورنمنٹ کیلئے خود زحمتیں ہیں جو ملاّؤں کے ایسے فتووں پر خاموش بیٹھی رہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۷-۱۸)

مَیں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کیلئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کیلئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کیلئے اُترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اُس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اُٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور اُن کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اُٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا۔ یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔ دیکھو مَیں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۴-۱۵)

☆☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

مجلس سوال وجواب

(منعقدہ ۱۶/ فروری ۱۹۹۷ء بمقام محمود ہال مسجد فضل لندن)

(مرتبہ: صادق محمد طاہر۔ جرمنی)

اس مجلس میں اردو بولنے والے مختلف العقائد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ سے استفسارات کئے جن کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عظیم نکات معرفت بیان فرمائے ان میں سے بعض سوال اور جواب احباب کے ازدیاد علم و عرفان اور ترقیٔ ایمان وایقان کی خاطر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں۔(ادارہ)

☆......☆......☆......☆

عقیدہ حیات مسیح کے بارہ میں

سوال: تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں جبکہ جماعت احمدیہ کا کہنا ہے کہ وہ فوت ہوگئے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے؟

جواب: اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

”پہلے اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ آسمان پر ہیں۔ وہ زیادہ دور کی بات ہے۔ کشمیر میں قبر ہونا تو بہت عام چیز ہے۔ فلسطین سے کشمیر دُور ہے کہ آسمان دُور ہے۔ آپ یہ بھی تو سوچیں کہ ان کا دعویٰ اس روشنی کی دنیا میں آپ کا ذہن قبول کرسکتا ہے؟ اور قریباً دوہزار سال سے خدا نے اوپر کہیں کسی جگہ بٹھایا ہوا ہے اور اکیلے۔ عمر قید اکیلی مل جائے تو انسان پاگل ہو جاتا ہے اور دوہزار سال سے کسی کو Solitary ملی ہو اور ہو وہ اسی جسم کے سمیت۔ باقی انبیاء کی تو روحیں ہیں اس لئے روحیں روحوں سے مل جاتی ہیں ان کا معاملہ اور ہے۔ جب بدن سمیت آپ مانیں گے تو بالکل عجیب سا قصہ ہے جو قابل قبول ہے ہی نہیں۔ قرآن کریم میں کہیں بھی نہیں لکھا ہوا کہ ہم نے آسمان پر اٹھایا۔ کہیں نہیں لکھا کہ وہ زندہ موجود ہیں۔ ان کی وفات کی خبریں بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں ہیں۔ کسی اور نبی کی موت کے متعلق اتنی آیات نہیں جتنی حضرت عیسیٰؑ کے متعلق موجود ہیں۔

تو فرضی کہانیوں میں بس گئے ہیں یہ مولوی۔ آپ کی زندگیاں برباد کر رہے ہیں جس طرح پہلی نسلوں کی کر بیٹھے ہیں۔ جب ایک شخص کے متعلق یہ امید ہو جائے کہ وہ آسمان پر ہے، اترے گا تو تمہارے علاج کرے گا تو کتنی نسلیں بغیر علاج کے مر گئی ہیں، کتنی اور مر جائیں گی۔ کوئی نہیں اترے گا۔ تھوڑا سا کسی دن آسمان کے اوپر دیکھ کے غور تو کر کے دیکھیں۔ فرضی قصے بنے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کشمیر جانا بڑا مشکل ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے آسمان پر چڑھانا مشکل نہیں کشمیر لے جانا بڑا مشکل ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پرانے زمانوں میں لوگوں نے پیدل سفر کئے ہوئے ہیں بڑی بڑی دور تک کے اور ساری تاریخ گواہ ہے اس بات پر اور باقاعدہ تجارتی راستے بنے ہوئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی یہ رستے مشرق ومغرب میں چلتے تھے، ملتے تھے اور آپ سے پہلے حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں بھی تجارتی رستے چل رہے تھے۔ تو یہ کون سی تعجب کی بات ہے۔ ایک شخص جس کو خدا صلیبی موت سے نجات بخش دے، اس کے زخم مندمل ہو جائیں تو وہ قافلوں میں سفر کر سکتا ہے اور ایسے سفر ہوا کرتے تھے۔ باقی ثبوت کے لئے آپ کتاب ”مسیح ہندوستان میں“ کا مطالعہ کریں۔ اس میں بہت سے تاریخی شواہد ہیں جس سے آپ کو اطمینان ہو جائے گا۔ انشاءاللہ۔

☆......☆......☆......☆

جنّوں اور بھوتوں کی حقیقت

سوال: جن اور بھوت کی موجوگی کے بارہ میں اکثر لوگ یقین رکھتے ہیں اس بارہ میں حضور کا کیا موقف ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا:

”قرآن کریم نے جنوں پر ایمان لانے والوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اور ان کو جہنمی قرار دیا ہے۔ تو موجودگی کے متعلق خیال کر لینا کہ کوئی چیز موجود ہے اور بات ہے۔ اس پر ایمان لانا ایک بالکل اور مسئلہ ہے۔ ایمان صرف مبادیات پر ہے۔ اللہ، کتاب الٰہی، فرشتے، انبیاء اور یوم آخرت یہ ایمانیات ہیں۔ باقی چیزیں ہوں یا نہ ہوں یہ ایمانیات میں داخل نہیں ہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جنّ کے معنی کیا ہیں؟ جب تک آپ جنّ کے معنی ہی نہیں کریں گے اس وقت تک اس کی بحث چھڑ ہی نہیں سکتی کہ جنّ ہیں تو کیا ہیں؟ جہاں تک ان کے وجود کا تعلق ہے، شیطان بھی تو ہے لیکن اس پر ایمان لانا ضروری نہیں بلکہ ایمان کی نفی ضروری ہے۔ پس ان دو لفظوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مدغم نہ کریں۔

جنّ لازماً ہیں۔ کیونکہ قرآن میں ان کا ذکر ہے۔ یہ بحث اٹھنی چاہئے کہ جنّ ہیں کیا؟ کیا چیزیں ہیں وہ؟ اور قرآن کریم نے جہاں جہاں جنّ کا لفظ استعمال فرمایا ہے کیا اس استعمال سے اس قسم کے فرضی جنّ ثابت ہوتے ہیں جو مولویوں کے تصور کے جنّ ہیں۔ جنّ کو قابو کر کے ان سے کام کروائے جاسکتے ہیں، چوری کے بھنے ہوئے مرغے منگوائے جاسکتے ہیں، محبوبوں کے دل جیتے جاسکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ فرضی کہانیاں ہیں۔ جنّ ایک حقیقت ہے مگر قرآن کریم نے جہاں جہاں، جس محل اور موقع پر اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے ہمیں اس سے آگے جانے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔

حضور نے سوال کرنے والے مہمان دوست سے دریافت فرمایا آپ کے سوال کا جواب آگیا ہے یا اور چاہئے کچھ؟ اس پر انہوں نے کہا کہ تسلی ہوگئی ہے۔ تو حضور نے پرمسرت لہجہ میں فرمایا ٹھیک ہے جزاک اللہ، شکریہ۔

☆......☆......☆......☆

اُمّتِ مُسلمہ میں اتحاد کا طریق

سوال: آپ کے نزدیک وہ کونسی شرائط ہیں جن کے اختیار کرنے سے مسلمان اُمّت میں اتحاد ہو سکتا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

”وہ شرائط ہم تو نہیں بنا سکتے کیونکہ امت کے معاملات میں اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ ہم کون ہوتے ہیں اپنی طرف سے نئی نئی شرائط بنانے والے۔ اس لئے یہ پتہ کریں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے جب خدا تعالیٰ نے امت کے اختلاف کے معاملے کھول دیئے تو آپ نے کیا تجویز فرمایا۔ جو نسخہ آپ نے تجویز فرمایا وہی چلے گا۔ آپؐ نے اشارۃً بھی یہ نہیں فرمایا کہ مولوی مل کر اسلام کو اکٹھا کر لیں گے بلکہ فرمایا کہ جب اختلاف ہو گا تو لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ وہاں سؤر اور بندر بیٹھے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی خطرناک علامت ہے جو اس زمانہ کی رسول اللہ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے بیان فرمائی۔ اب اُمّت کا رسول اپنے علماء کو تو گالیاں نہیں دے سکتا۔ اس لئے یہ کیا بات ہے۔

عجیب حدیث ہے کہ جب اختلاف ہوگا اور بے چینی پھیل جائے گی تو لوگ لازماً علماء کی طرف جاتے ہیں تم بتاؤ کیا کرنا ہے تو وہاں سؤر اور بندر بیٹھے ہونگے۔ جب قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو یہی بات یہودی علماء کے متعلق قرآن نے لکھی ہوئی ہے کہ ان کے علماء سؤر اور بندر ہو گئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ سے رُوگردانی کریں تو بندر نقالی کرتا ہے کبھی دیکھا ہے دولہا بنا ہوا ہے اور ڈگڈگی بج رہی ہے مگر وہ دولہا تو نہیں بن جاتا اور سؤر فصل اجاڑ تا ہے۔ اب یہی دو کام مولوی جب کرنے لگیں تو اور کیا کہیں گے آپ۔ اس لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ پر گہرا غور کریں۔ اگر وہ قرآن میں پائے جاتے ہیں تو حدیث لازماً درست ہے۔ پھر یہ بحث اٹھانی غلط ہے کہ راوی کمزور ہے یا طاقتور ہے۔

اور دوسری بات قطعی حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت آخری دنوں میں یہود کے مشابہ ہو جائے گی۔ اتنی ملے گی جیسے ایک جوتی دوسری جوتی سے ملتی ہے اور اگر یہ یہ گناہ یہود نے کئے ہیں تو میری امت میں بھی ہونگے اور وہ آج کل ہو رہے ہیں۔ اس لئے جب امت مشابہ ہو گئی اور قرآن نے پہلی امت کے علماء کا وہ نقشہ کھینچا ہے تو وہ کیوں مشابہ نہیں ہونگے۔

پھر کیا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان بگڑے ہوئے حالات میں خدا کی طرف سے قائم کردہ امام کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک نام امام مہدی ہے جو سب نے سنا ہوا ہے۔ ایک نام مسیح ابن مریم بھی ہے یہ بھی سب جانتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ عامۃ المسلمین یہ سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اس لئے وہ خود اتریں گے اور مہدی چونکہ الگ وجود ہے اسلئے وہ زمین سے ظاہر ہوگا۔ تو جب تک یہ واقعہ نہ ہو امت ایک ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ دوٹوک بات ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اصدق الصادقین حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو قیامت تک کے رسول ہیں ان کو خود یہ خبر دی ہے کہ جو اختلاف ہے، جو افتراق ہے وہ امام کے ذریعہ حل ہوگا تو جتنی مرضی موومنٹس (Movements) چل جائیں وہ سب جھوٹی ہیں۔ رسول اللہ سچے اور یہ مولوی دعویٰ کرنے والے کہ ہم اس Movement کے ذریعہ، اُس Movement ذریعہ، اس تحریک کے ذریعہ، اُس تحریک کے ذریعہ امت کو اکٹھا کر لیں گے بالکل جھوٹ ہے۔ یا رسول اللہ کی بات مانیں یا مولوی کی بات سنیں۔

سوال کرنے والے دوست نے حضور انور کی اس بات پر بے اختیار کہا کہ رسول اللہ کی بات مانیں گے۔ تو حضور نے فرمایا بالکل درست ہے۔ تو آپؐ نے ایک جگہ بھی بگڑے ہوئے زمانہ کے مولویوں کو اُمت کی اصلاح کا ذمہ دار قرار نہیں دیا۔ بغیر استثناء کے ہمیشہ یہی فرمایا مسیح ابن مریم نازل ہوگا اور امام مہدی ہوگا۔ اب یہ بحث اگر طے ہو جائے کہ امام مہدی اور مسیح ابن مریم دو الگ الگ وجود ہیں یا ایک وجود ہے تو پھر شناخت میں آسانی ہو جائے گی۔

اب اس ضمن میں صحاح ستہ کی ایک حدیث ابن ماجہ کا میں حوالہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو ہزار سال سے بھی پہلے سے طے شدہ کتاب ہے۔ احمدیت کا کوئی ذکر بھی نہیں آیا تھا اس وقت۔ اس میں یہ حدیث درج ہے لَاالْمَهْدِی اِلَّا عِیْسٰی۔ ابن ماجہ نے یہ حدیث درج کی ہے لَاالْمَهْدِی اِلَّا عِیْسٰی مہدی کے سوا کوئی عیسیٰ نہیں ہوگا۔ بات ہی کھل گئی۔ اگر وہ آسمان پر بیٹھا ہے اور مہدی کا زمین سے پیدا ہونا ثابت ہے تو یہ تضاد ہو جائے گا اور عجیب بات ہے کہ ایک عالم دین نے بھی اس حدیث پر اس وجہ سے اعتراض نہیں کیا۔ قبول کیا، یا اس کو شک میں ڈالا تو یہ بحث نہیں اٹھائی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ حدیث یقیناً جھوٹی ہے عیسیٰ زندہ آسمان پہ ہے مہدی نے زمین سے پیدا ہونا ہے، ایک کیسے ہو گئے۔ تو اس کے مضمون کو قبول کر لیا گیا اور ایک

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رحمانیت کا اکثر حصہ غائب میں ہے

جو رحمان کی ذکر سے اعراض کرے اس کے لئے ایسے شیطان مقرر کر دئے جاتے ہیں جو اللہ کی رحمانیت سے دوسروں کو ناامید کرتے ہیں

اس زمانہ میں خدائے رحمان نے حضرت مسیح موعودؑ کو قرآن سکھایا ہے یعنی اس کے صحیح معنی آپ پر ظاہر فرمائے ہیں

دنیا بھرمیں خداتعالی کی رحمانیت کی مظہر ہومیو پیتھی ڈسپنسریاں جماعت کی طرف سے قائم کر دی گئی ہیں جو بلامبادلہ کام کرتی ہیں -
ہر ملک کے امیر کا فرض ہے کہ تمام احباب کومطلع کرے کہ ان کے قریب کہاں کہاں مفت ڈسپنسریاں قائم ہیں اورکس طرح کام کر رہی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۳/ اگست ۲۰۰۱ء بمطابق ۳/ ظہور ۱۳۸۰ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج کے خطبہ میں رحمان کے لفظ کے متعلق یہ آخری خطاب ہوگا۔اس کے بعد پھر دوسری صفات کی باتیں شروع کی جائیں گی۔اسی تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ الہامات جن میں رحمان کا ذکر ملتا ہے ان کا بھی تذکرہ کیا جائے گا۔

سب سے پہلی آیات سورۃ الزخرف نمبر ۳۷ تا ۳۸ ہیں ﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ . اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ اور جو رحمان کے ذکر سے اعراض کرے ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور یقیناً وہ انہیں راستہ سے گمراہ کر دیتے ہیں جبکہ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

یہاں کون سا شیطان مقرر ہوتا ہے رحمٰن سے اعراض کرنے والوں کے لئے۔ایک تو برے ساتھی جو اللہ کی رحمانیت سے دوسروں کو ناامید کر دیتے ہیں اور وہ انسانی بھیس میں چھپے ہوئے شیطان ہوتے ہیں اور دوسرے نفس کا شیطان بھی مراد ہو سکتا ہے۔ تو بہرحال ﴿نُقَيِّضْ لَهٗ﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیرونی شیطان ہے جو اس پر مسلط ہو جاتا ہے اور رحمٰن خدا سے غافل کرنے کا مطلب ہے کہ رحمانیت جو لا انتہا رحم کرنے والی ہے اس سے پھر انسان بدظن ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مایوس ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مایوسیت ہی ابلیسیت کا دوسرا نام ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ رحمان خدا سے یعنی ربّ رحمٰن سے کسی صورت میں بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اور گناہ کتنے بھی بڑھ جائیں مگر یہ کامل یقین ہونا چاہئے کہ اگر اللہ چاہے تو اس کی رحمانیت ہمارا سہارا بن جائے گی اور ہمیں ہر قسم کی مصیبتوں سے نجات بخشے گی۔ اور جب وہ شیطان ان پر مسلط ہوتے ہیں تو ﴿ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ﴾ وہ سیدھے راستہ سے ان کو بہکا دیتے ہیں اور وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم ہدایت یافتہ لوگ ہیں۔ پس یہ دوسرا دھوکہ ہے جو بدقسمتی سے شیطان کی وجہ سے ان کو نصیب ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ راہِ حق سے ہٹ چکے ہوتے ہیں پھر بھی ان کے دماغ میں یہ وہم ہوتا ہے کہ ہم حقیقی رستہ پر ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"جو شخص قرآن کریم سے اعراض کرے اور جو اس کے صریح مخالف ہے اس کی طرف مائل ہو ہم اس پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں"۔ یہاں ذکر الرحمٰن کی تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم سے کی ہے۔اب رحمان کی کتاب ہے قرآن کریم اور اسی کا ذکر ہے سارے قرآن میں۔ فرمایا کہ "جو قرآن کریم سے اعراض کرے اور جو اس کے صریح مخالف ہے اس کی طرف مائل ہو ہم اس پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں کہ ہر وقت اس کے دل میں وساوس ڈالتا ہے اور حق سے اس کو پھیرتا رہتا ہے اور نابینائی کو اس کی نظر میں آراستہ کر دیتا ہے اور ایک دم اس سے جدا نہیں ہوتا"۔ یعنی کسی لمحہ بھی اس سے جدا نہیں ہوتا۔

ایک آیت ہے سورۃ الزخرف نمبر ۴۶۔﴿وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ﴾ اور ان سے پوچھ کے دیکھ جنہیں ہم نے تجھ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے بھیجا کہ کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ کوئی معبود بنائے تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی۔

اب اس میں سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پہلے جو نبی گزر چکے ان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیسے پوچھ سکتے ہیں۔ تو ظاہر بات ہے کہ مراد ان کی قوم ہے، ان کے ماننے والے ہیں، ان کے ماننے والوں سے پوچھو کہ کیا پہلے بھی تم نے کبھی سنا ہے کسی نبی کی وساطت سے، کسی صاحب الہام کی وساطت سے کہ خدا تعالیٰ نے رحمان کے علاوہ، اس کے سوا بھی معبود بنائے ہوں۔ یہاں ایک الجھن والا مسئلہ ہے کہ رحمٰن نے تو معبود نہیں بنائے، رحمٰن تو خود معبود ہے۔ تو مراد یہ ہے کہ ان لوگوں نے جو جھوٹے معبود بنا رکھے ہیں اس کو وہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے رحمان خدا نے یا تمہارے رحمان خدا نے یہ جھوٹے معبود ہمارے لئے بنائے تھے اس لئے ہم ان کو مانتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یعنی رحمان نے تو اپنے سوا کبھی کسی کو کوئی جھوٹا معبود نہیں بنایا۔

﴿مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ﴾ سے مراد ہے رحمان خدا کی مخالفت میں اور رحمان خدا کے علاوہ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یہاں رحمان خدا کی مخالفت کے معنے لئے ہیں۔

سورۃ الزخرف کی ایک اور آیت ہے نمبر ۸۲۔ اور نمبر ۸۳۔ ان دونوں آیات میں یہ ذکر ہے ﴿قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ﴾ اب رحمان خدا کی طرف وہ بیٹا منسوب کرتے ہیں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ارشاد ہے کہ تو ان سے کہہ دے کہ مجھے رحمان خدا سے تو کوئی کد نہیں ہے۔ اگر رحمان نے کوئی بیٹا بنایا ہوتا تو سب سے پہلے مَیں اس کی عبادت کرتا، تم اس کے کیا لگتے ہو۔ جیسا مَیں رحمان کے قریب ہوں تم اس کے قریب نہیں ہو سکتے۔ پس اگر رحمان نے بیٹا بنایا ہوتا یعنی حضرت عیسیٰ کو اپنے سوا معبود بنایا ہوتا تو سب سے پہلے مَیں اس کی عبادت کرتا۔

﴿سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾ پاک ہے وہ رب جو آسمانوں اور زمین دونوں کا رب ہے۔﴿رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾ اور عرش کا ربّ بھی ہے۔ یہاں عرش کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے اقتباسات جو سن چکے ہیں یہاں عرش سے مراد اول طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دل ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ اپنی آماجگاہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کے دل کو بنایا ہے۔

سورۃ قٓ نمبر ۳۴ تا ۳۶ ﴿مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ﴾ جو رحمان خدا سے غیب میں ڈرتا ہے۔﴿وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ﴾ اور بار بار جھکنے والا دل لے کر آتا ہے۔ اس سے پہلے مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں یہاں ﴿بِالْغَيْبِ﴾ سے کیا مراد ہے۔ رحمانیت کا اکثر و بیشتر حصہ غیب میں ہی ہے۔ وہ ساری کائنات جو بنائی گئی اس سے پہلے کون تھا جو اس کی خبر دے سکتا تھا۔ صرف وہی غیب خدا تھا جس نے سب کچھ بنایا اور کوئی اسے دیکھنے والا نہیں تھا، کوئی ماننے والا نہیں تھا۔ تو جو

رحمان کے غیب ہونے کے باوجود اس سے ڈرتا ہے یہ صحیح تقویٰ کا مقام ہے کہ بظاہر وہ نہ سونگھا جا سکتا ہے نہ دیکھا جا سکتا ہے، نہ چھوا جا سکتا ہے مگر اس کے باوجود وہ سب سے زیادہ قریب ہے اپنے نشانات کے ذریعہ، اپنی قدرتوں کے ذریعہ اس سے قریب تر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ پس وہ قریب ہے ان کے لئے جو اپنی رگ جان میں اس کو پاتے ہیں اور اپنے نفس پر غور کرتے ہیں تو نفس کی ساری بناوٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دکھائی دیتی ہیں۔ تو اس پہلو سے وہ غیب ہوتے ہوئے بھی قریب ترین ہے۔

اور جنت میں وہ لوگ جو قلب منیب لے کے آتے ہیں ہمیشہ خدا کے حضور جھکے رہنے والا دل، ان کو یہ کہا جائے گا ﴿اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ﴾ تم سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو ﴿ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ﴾ یہ ہمیشگی کا دن ہے ﴿لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ﴾ وہ اس میں وہ سب کچھ پائیں گے جو وہ چاہتے ہیں یا دنیا میں چاہا کرتے تھے اس کی اعلیٰ قسم وہ اس جنت میں دیکھیں گے اور ان کا تصور بھی جہاں تک نہیں پہنچ سکتا وہ بھی ہم ان کو عطا کریں گے۔ ﴿وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ﴾ کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے وہ جتنا مرضی سوچ لیں پھر بھی وہ سب کچھ نہیں سوچ سکتے اس لئے ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے۔

اب سورۃ الرحمٰن کی آیات نمبر ۲ تا ۵ ﴿اَلرَّحْمٰنُ. عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ. عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے دینے والا۔ ﴿عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ﴾ اسی نے قرآن سکھایا۔ اب قرآن کی تخلیق اور ازلیت کا مسئلہ اسی آیت سے حل ہو جاتا ہے۔ قرآن کو سکھایا ہے اس نے، قرآن کو پیدا نہیں کیا۔ تو یہ ازلی کتاب ہے جو لوحِ محفوظ میں خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھی ہوئی ہے۔ اب لوحِ محفوظ کا مسئلہ عام انسان کی سمجھ سے بالا ہے مگر جو چیزیں کسی موقع پر سمجھ سے بالا ہوں وہاں اپنا سر اطاعت جھکا دینا چاہئے۔ جہاں ہر وہ چیز جو سمجھ آگئی وہ درست تھی تو اس کا بھی کوئی معنی ہے جو ہماری سمجھ سے بالا ہو گا لیکن ہے ضرور صحیح کہ قرآن کریم ایک لوحِ محفوظ میں ہے۔

اور رحمان نے قرآن تو سکھایا مگر انسان کو پیدا کیا۔ اب دونوں میں فرق کیا ہے۔ ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ﴾ انسان کو پیدا کیا اور پھر ﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ اور اسے بیان سکھایا۔ اب بیان سے مراد زبانیں بھی ہیں اور بیان سے مراد خود قرآن بھی ہے کیونکہ قرآن ہی سب سے زیادہ تبیین کرنے والا، مشکوک چیزوں کو دوسری چیزوں سے الگ کرنے والا ہے اس لئے بیان کا معنی زبانیں بھی ہے، ہر قسم کی زبان انسان کو سکھائی۔ کس طرح اپنے مفہوم کو ادا کرے۔ اور اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ عربی زبان وہ پہلی زبان ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھائی۔ اب بعض لوگ اس پہ تعجب کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کیسے ایک زبان سکھائی لیکن ان کو غور کرنا چاہئے کہ انسان اور اس سے پہلے بندر میں دیکھو کتنا بظاہر تھوڑا سا فرق ہے یعنی ارتقاء کے لحاظ سے بندر انسان سے پہلے آخری منزل ہے لیکن بندر کی زبان کہاں اور انسان کی زبان کہاں۔ جب تک رحمان خدا نے انسان کو یہ بیان نہ سکھایا ہو یہ ناممکن تھا کہ وہ اتنے عظیم الشان طریق پر اپنے مطالب کو بیان کر سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”علم نور ہے، وہ حجاب نہیں ہو سکتا بلکہ جہالت حجابِ اکبر ہے۔ خدا کا نام علیم ہے اور پھر قرآن میں آیا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ﴾۔ اسی لئے ملائکہ نے کہا ﴿لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا﴾۔ (الحکم۔ جلد ۶۔ نمبر ۲۵۔ بتاریخ ۱۷/جولائی ۱۹۰۲ء۔ صفحہ ۲)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بھی فرشتوں کو کچھ پتہ نہیں تھا اور خدا کے حضور انہوں نے عرض کیا جب اسماء کی بات ہوئی ہمیں تو کوئی علم نہیں مگر وہ جو تجھے ہے۔ تو اسماء میں سب سے اوّل چیز ان انبیاء کے نام تھے جنہوں نے تخلیق کے بعد پیدا ہونا تھا۔ تخلیق آدم کے سلسلہ سے شروع ہونا تھا۔ چنانچہ جتنے انبیاء آئے ہیں ان کے اسماء آدم کو سکھائے گئے اور جب فرشتوں سے پوچھا گیا کہ آدم کو جو ہم نے نام سکھائے ہیں تم بتاؤ تو سہی وہ کیا ہیں تو انہوں نے کہا پاک ہے تو، ہمیں تو کوئی علم نہیں مگر جس کا تو ہمیں علم دیتا ہے ہمیں صرف اسی کا علم ہے۔ اس کے نتیجہ میں یعنی ایک تفسیر اس کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ تک جتنے انبیاء نے ظاہر ہونا تھا ان سب کے نام بتائے اور فرشتوں نے اپنی لاعلمی میں یہ سوال کر دیا کہ کیا ایسے آدم کو تو پیدا کرے گا جو زمین میں خون بہائے۔ تو اس کا بھی ان کو علم نہیں تھا کہ آدم کے وقت زمین میں خون ضرور بہایا جاتا ہے مگر آدم کی طرف سے یعنی خدا کے نبی کی طرف سے آغاز نہیں ہوتا بلکہ ان مومنوں کا خون بہایا جاتا ہے جو اس نبی پر ایمان لاتے ہیں۔ تو ذرا اسی بات کو بدل کر، پھیر کر دیکھیں جس طرح کلیڈوسکوپ کو بدل کر دیکھا جاتا ہے تو کچھ اور ہی منظر دکھائی دیتا ہے۔ خون ضرور ہر نبی سے وابستہ ہو چکا ہے کوئی بھی نبی نہیں جس کے وقت میں انسانی خون نہ بہایا گیا ہو مگر ایک بھی نبی نہیں ہے جس نے خون بہانے کی تعلیم دی ہو یا اقدام کیا ہو۔ اس نبی کے ماننے والوں کا اس کے مخالفین خون بہاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ”منن الرحمان“ میں اسی بیان کے لفظ میں عربی کا مفہوم لیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

”سو بیان سے مراد جس کے معنے بولنا ہے، زبان عربی ہے۔ .... اس زبان کے مفردات ان کے مقابل پر واقع ہیں اور ساتھ اس کے یہ خوبی ہے کہ بولنے کے طریق کو آسان کیا گیا ہے ایسا کہ دل پر اثر پڑے“۔

اب سورۃ الملک کی یہ آیات ہیں ﴿الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا. مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ. فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ. ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ﴾ اور وہی ہے جس نے سات آسمانوں کو طبقہ در طبقہ پیدا کیا ہے۔ یہ جو ارتقاء کا مضمون ہے اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صرف اس زمین کے جانداروں سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ساری کائنات میں پھیلا پڑا ہے۔ ساری کائنات طبقہ در طبقہ پیدا ہوئی ہے اور ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کرتی چلی گئی ہے۔ ﴿مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ﴾ اور اتنی وسیع کائنات میں تم کوئی بھی تضاد نہیں دیکھو گے۔

تفاوت کا ایک معنی ہے کوئی چیز نظر سے رہ گئی ہو اور ایک معنی ہے تضاد۔ تو کوئی چیز ایسی نہیں دیکھو گے کہ گویا خدا کی نظر سے باہر رہ گئی ہو۔ ہر چیز مہیا کی گئی ہے اور اتنی کائنات بنائی گئی، اتنے وسیع قوانین بنائے گئے لیکن ان میں تضاد کوئی نہیں۔ ﴿فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ﴾ تو تم نظر دوڑا کے دیکھو، دوبارہ دیکھو تمہیں کوئی کہیں کسی قسم کا فطور دکھائی دیتا ہے، کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ ﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ﴾ پھر دوبارہ نظر کو دوڑاؤ ﴿كَرَّتَيْنِ﴾ دو دفعہ یعنی دوسری مرتبہ ﴿يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ﴾ نظر پھر دوسری مرتبہ بھی تمہاری طرف ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہو گی اور خدا کی ساری کائنات میں کوئی رخنہ اور کوئی خلا دکھائی نہیں دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خَلْقِ الرَّحْمٰنِ رحمانی تقاضا سے جو اشیاء مفت میں مل گئی ہیں ان کی شکر گزاری کرو، ان میں کوئی فرق نہیں، سورج برابر روشنی دئے جاتا ہے پھر ضرورتِ نبوت میں کیوں فرق کے قائل بنتے ہو۔ تفاوت اضطراب کو بھی کہتے ہیں اور اختلاف کو بھی کہتے ہیں۔ اضطراب یہ ہے کہ کوئی چیز کہیں ڈال دی جائے ایسا نہیں ہے اور نہ ایسا اختلاف اور گڑبڑ ہے کہ مثلاً آگ کی خاصیت پانی میں جا پڑے اور پانی کی خاصیت آگ میں جا پڑے۔ تفاوت نقصان کے معنوں میں بھی آتا ہے اللہ تعالیٰ کی حق و حکمت میں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ انسان کی تحقیقات میں نقصان ہے ورنہ خدا کے کاموں میں کوئی نقصان نہیں“۔

اب ایک آیت ہے سورۃ الملک کی ہی ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ﴾ کیا انہوں نے دیکھا نہیں پرندوں کی طرف جو ان کے اوپر فضا میں اڑتے ہیں۔ ﴿صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ﴾ اپنے پر پھیلائے ہوئے بھی اور اکٹھے کئے ہوئے بھی۔ ان کو کس چیز نے روکا ہوا ہے۔ ﴿اِلَّا الرَّحْمٰنُ﴾ رحمان کے سوا۔ ﴿اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ﴾ وہ ہر چیز کو بڑی گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ پرندوں کے اڑنے کو ایک نشان کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سائنس دانوں نے جو تحقیق کی ہے اور بڑی گہری نظر سے اس کا مطالعہ کیا ہے، پرندوں کے جسم میں از خود اڑنے کی صلاحیت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ ان کی ہڈیاں اگر کھوکھلی نہ بنائی جاتیں، ان کی چھاتی کے مسلز غیر معمولی طاقتور نہ بنائے جاتے، ان کی ایک خاص شکل مقرر نہ کی جاتی جو تکوینی شکل ہے تو ناممکن تھا کہ کوئی ایک پرندہ بھی ہوا میں اڑ سکتا۔ پس یہ رحمانیت کا تقاضا ہے۔ اس نے جب ان پرندوں کو پیدا کیا ہوا میں اڑنے کے قابل، تو اڑنے کے لئے جتنی ان کی ضرورتیں تھیں وہ ساری ان کو مہیا فرما دیں اور یہ تو مختصر ذکر میں نے کیا ہے۔ پرندوں پر اگر غور کر کے دیکھیں تو لاانتہا ایسی باریک باتیں ہیں جن کا اگر خیال نہ رکھا جائے تو کوئی پرندہ ہوا میں اڑ نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا ترجمہ اور تفسیر بیان کرتے ہوئے براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:-

”کیا ان لوگوں نے اپنے سروں پر پرندوں کو اُڑتے ہوئے نہیں دیکھا کہ کبھی وہ بازو کھلے

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel . 91-11-3282643 Fax . 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

ہوئے ہوتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ رحمٰن ہی ہے کہ ان کو گرنے سے تھام رکھتا ہے یعنی فیضان رحمانیت ایسا تمام ذی روحوں پر محیط ہو رہا ہے کہ پرندے بھی جو ایک پیسہ کے دو تین مل سکتے ہیں وہ بھی اس فیضان کے وسیع دریا میں خوشی اور سرور سے تیر رہے ہیں"۔ (براہین احمدیہ۔ صفحہ ۳۷۶ حاشیہ) اب پرندے آج کل تو نہیں مل سکتے ایک پیسہ کے، اب اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے اس زمانہ کی اقتصادیات کا بھی علم ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں ایک پیسہ کے تین پرندے مل جایا کرتے تھے اب تو پیسہ دے کسی کو پرندوں کے لئے تو وہ منہ پہ مارے اس کے۔

﴿اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ. اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ﴾ سورۃ الملک ہی کی یہ آیت ہے۔ یہ کون ہوتے ہیں جو تمہارا لشکر بن کر رحمٰن کے مقابل پر تمہاری مدد کریں۔ جس طرح پرندوں کے لشکر ہوتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے فرشتوں کے بھی لشکر ہیں اور جو لشکر ہیں وہ رحمٰن کے مقابل پر انسان کی مدد نہیں کر سکتے خواہ پرندوں کے لشکر ہوں یا اور لشکر ہوں، مادی لشکر جب اللہ تعالیٰ چاہے تو مدد کر سکتے ہیں وہ کسی کی، جب اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کوئی جنود کوئی لشکر کسی انسان کے کام نہیں آسکتا۔ ﴿اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ﴾ کافر نہیں ہیں مگر ایک دھوکہ کی حالت میں۔ اب غُرُوْر اور غَرُوْر میں ایک فرق ہے۔ غَرُوْر شیطان کو کہتے ہیں جو دھوکہ دیتا ہے۔ غُرُوْر اس دھوکہ کو کہتے ہیں جو شیطان دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ لکھتے ہیں:-

"جُنْد: یہ تمہارے لشکر تمہارے کسی کام نہ آویں گے اور خدا کے عذاب کو ٹال نہ سکیں گے ﴿مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ﴾ رحمان کے مقابلہ میں تمہارے نہ کام آئیں گے نہ تمہاری مصیبت کو ٹال سکیں گے"۔ (ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان۔ ۲۳ نومبر ۱۹۱۰ء)

اب سورۃ الملک ہی میں ایک اور آیت میں رحمٰن کا یوں ذکر ملتا ہے ﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ کہہ دے وہی رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اس پر ہی ہم نے توکل کیا ہے۔ پس تمام تر توکل خدا تعالیٰ کی رحمانیت پر ہی ہونا چاہئے ورنہ انسان کے بس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ انسان اتنے گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ بے انتہا رحم کرنے والا نہ ہوتا تو کبھی بھی اس کے گناہ بخشے نہ جاسکتے۔ پس رحمانیت پر ہی توکل کرنا چاہئے۔ جتنے بھی انسان گناہ کرتا ہے ان پر غور کرے اور پھر یہ دیکھے کہ رحمان کتنا وسعت والا رحمان ہے، کتنی وسعت ہے اس کے بخشنے میں اور اس پر نظر کرو تو پھر اس پر توکل ہو سکتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ انسان گناہوں پر بے حیا ہو جائے مگر غفلت سے گناہ بھی تو ہوتے ہیں اور گناہوں کا شعور ہی بعض دفعہ نہیں آتا۔ جب تک گناہ حد سے زیادہ بڑھ نہ جائیں اس وقت تک انسان کو محسوس ہی نہیں ہوتا کہ میں گناہ کر رہا ہوں۔ تو گناہ کا شعور بھی تو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے نتیجہ میں ہی عطا ہوتا ہے۔

تو بہر حال ہر قسم کے گناہوں کے باوجود ایک رحمان ہے جس پر توکل ہو سکتا ہے ورنہ کوئی چھوٹا گناہ بھی نہ بخشا جاتا۔ ﴿فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ پس تم ضرور جان لو گے کہ وہ کون ہے جو کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔

اب سورۃ النَّبَا کی نمبر ۳۶ تا ۳۸ آیات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں ﴿لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا﴾ نہ وہ اس میں کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ کوئی ادنیٰ سا جھوٹ سنیں گے۔ تیرے رب کی طرف سے ایک جزا ہے ایک جچا تلا انعام۔ ﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا﴾۔ ﴿عَطَآءً حِسَابًا﴾ سے مراد ہے جچا تلا جیسے کانٹے کا تول ہو اس طرح ان کو ایک جزا دی جائے گی۔ ایک اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جو بغیر حساب کے نہیں بلکہ ان معنوں میں حساب کے ساتھ ہے کہ وہ اس میں کوئی بھی فرق نہیں دیکھیں گے۔

وہ خدا کون ہے؟ ﴿رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ وہ آسمانوں کا خدا ہے اور زمین کا بھی خدا ہے ﴿وَمَا بَيْنَهُمَا﴾ اور ان سب چیزوں کا بھی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہیں۔ اب اس طرف بھی میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ زمین اور آسمان کا تصور تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں موجود تھا۔ لیکن یہ کہ ان کے درمیان کیا ہے اس کا کوئی تصور نہیں تھا۔ پس قرآن کریم نے اس زمانہ میں ایسے خدا تعالیٰ کی بات کی ہے جو زمین و آسمان ہی کا رب نہیں بلکہ ان کے درمیان جو نہ نظر آنے والی، ان دیکھی باتیں ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اب کشش ثقل کا بھی بے شمار جگہ قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے اور وہ دکھائی نہیں دیتی ﴿بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا﴾ ایسے ستونوں پر کشش ثقل چل رہی ہے جن کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔

تو فرمایا زمین و آسمان کے درمیان جو چیزیں ہیں ان میں Dark Matter بھی ہو سکتی ہے۔ سائنس دانوں نے اب دریافت کیا ہے کہ ایک Matter ہے مادہ ایسا جو تاریک مادہ ہے اور تاریک مادے اور روشن مادے کا آپس میں توازن ایسا ہے کہ ایک دوسرے کے برابر ہو جاتے ہیں۔ پس عجیب وغریب باتیں سائنس دانوں نے جو دریافت کی ہیں یہ تمام تر قرآن کریم کی تائید کر رہی ہیں اور اگرچہ یہ خود اندھے ہیں اور خدا کی قدرت کو دیکھ نہیں سکتے مگر عجیب اندھے ہیں کہ خدا کی قدرت کو دکھا دیتے ہیں۔ اس وقت خدا کے سامنے ایسے انسان مغلوب اور مرعوب ہو جائیں گے یعنی یوم قیامت کو کہ اس سے خود خطاب کرنے کی اپنے اندر کوئی طاقت نہیں پائیں گے۔

اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے اگلی آیات ہیں ۳۹ تا ۴۰۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا﴾ جس دن روح القدس اور فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے وہ کلام نہیں کریں گے سوائے اس کے جسے رحمان اجازت دے گا اور جو بھی بات کرے گا وہ درست بات کرے گا وہ دن برحق ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کی طرف لوٹنے کی جگہ بنالے۔

اس کے متعلق حقائق الفرقان جلد چہارم میں یہ درج ہے: "علاوہ اس کے رحمان کے معنے رحم بلا مبادلہ کرنے والا ہے۔ صفت رحمانیت اور کفارہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے"۔ اب رحم بلا مبادلہ کا جو مضمون ہے اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کو ایسے رحمان کے طور پر پیش کیا گیا جس سے پہلے اس کے رحم کو مانگنے والا کوئی بھی وجود نہیں تھا۔ ساری چیزیں اس نے عطا کر دیں انسان کو جو انسان کی پیدائش سے اربوں سال پہلے سے تیار ہو رہی تھیں اور عین وقت پہ سب ضرورت وہ چیز اتاری گئی۔ پس وہ دن جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں رحم بلا مبادلہ کرنے والا ہے کہ رحمان ایسا خدا ہے، ایسا اللہ ہے جو بغیر کسی مبادلہ کے، اس کو دیا کچھ نہیں جاتا مگر وہ رحم کرتا ہے۔

"صفت رحمانیت اور کفارہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے"۔ مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بندوں کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا تو یہ صفت رحمانیت کے ساتھ اکٹھا نہیں ہو سکتا، رحمانیت تو کسی مبادلہ کو نہیں چاہتی اور کفارہ کسی مبادلہ کو چاہتا ہے اور کفارہ بھی ایسا احمقانہ تصور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے گناہ اٹھا کر اور قیامت تک کے ہونے والے گناہ اٹھا کر ایک مسیح پر لاد دیئے اور نعوذ باللہ ان کے گناہوں کے نتیجہ میں بجائے اس کے کہ وہ لعنتی بنتے حضرت مسیح لعنتی بن گئے۔ تو ایسا جھوٹا اور باطل اور عقل کے کلیۃً خلاف عقیدہ ہے کہ اس سے زیادہ لغو عقیدہ دنیا میں ہو نہیں سکتا۔ مگر اس عقیدہ کے لئے دیکھو دنیا میں عیسائیت نے کتنا فساد برپا کر رکھا ہے اتنی محنت سے اس عقیدہ کو لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کیا ہے کہ آنکھیں بند ہو گئی ہیں سوچنے کا دماغ نہیں رہا کہ ہم کس بات پر ایمان لا رہے ہیں اور جو سچا عقیدہ ہے قرآن کریم کا اس سے انکار کرنے پر لوگوں کو آمادہ کیا جا رہا ہے۔ اب جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ اتنی واضح حقیقت یعنی خدا کی وحدانیت اس عقیدہ کو دنیا کے سامنے بہانگ بلند، بلند آواز کے ساتھ پیش کریں اور مسیحیت اس طرح پگھل جائے سامنے سے جس طرح دھوپ سے شبنم پگھل جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام روح القدس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں روح سے مراد رسولوں، نبیوں اور محدثوں کی جماعت ہے جن میں روح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے ہیں مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے ان کو یاد کیا اور ارواح کے لفظ سے کیوں یاد نہیں کیا" یعنی روح تو واحد کا لفظ ہے اور ان سب کے اوپر الگ الگ روحیں اتاری گئی ہیں، ہر ایک مقرب، ہر خدا کے بندے پر جس کو الہام ہوتا ہے حضرت جبرائیل خود تو نہیں اترتے تو ارواح اترتی ہیں۔ مگر قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ وہ جو سردار ہے اسی کی طرف حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس کے تابع جو مختلف روحیں ہیں ان کا الگ الگ ذکر نہیں فرماتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں یہ سمجھاتے ہیں کہ بعض دفعہ قرآن کریم میں ایک واحد کا لفظ بولا جاتا ہے مگر وہ جمع پر اطلاق پاتا ہے اور بعض دفعہ جمع کا لفظ بولا جاتا ہے مگر وہ واحد پہ اطلاق پاتا ہے۔

اس تعلق میں حضور فرماتے ہیں: "مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے ان کو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیوں یاد نہیں کیا۔ پس جان لے کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کبھی جمع سے واحد ارادہ رکھتا ہے۔ یہ قرآن شریف کی ایک عادت مستمرہ ہے"۔ یعنی قرآن کریم میں جگہ جگہ آپ کو یہ اسلوب نظر آئے گا۔ "اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے

یاد کیا یعنی ایک ایسے لفظ سے جو انقطاع عن الجسم پر دلالت کرتا ہے"۔ اب روح کے لفظ کی تفسیر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بہت ہی عظیم الشان تفسیر فرمائی ہے۔ فرمایا روح تو بدن سے الگ ہوتی ہے اور بدن کو چھوڑ دیتی ہے تو بدن پیچھے کچھ بھی نہیں رہتا۔ تو انبیاء وہ ہیں جو اپنی زندگی ہی میں اپنے بدن سے الگ ہو چکے ہوتے ہیں یعنی جسمانی آلائشوں سے الگ ہو چکے ہوتے ہیں۔

فرماتے ہیں: "وہ مطہر لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنی تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے نفسوں سے ایسے باہر آ گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آجاتی ہے اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں۔ روح القدس کے بلائے سے بولتے تھے، نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کے ساتھ نفس کی آمیزش نہیں تھی"۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات جن میں لفظ رحمان کا استعمال آتا ہے۔ "اِنِّی مَعَ الرَّحْمٰنِ فِی کُلِّ حَالَةٍ حَالَةِ الْمَوْتِ وَحَالَةِ الْبَقَآءِ"۔ اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں نہیں ملا مگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ "میں ہر حالت میں رحمان خدا کے ساتھ ہوں" یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے گویا یہ بلایا جا رہا ہے کہ میں یعنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر حالت میں رحمان خدا کے ساتھ ہوں خواہ موت کی حالت ہو خواہ بقا کی حالت ہو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفت رحمانیت سے کبھی بھی جدا نہیں ہوئے، ہر دکھ اور غم کی حالت میں بھی اور ہر خوشی کی حالت میں بھی۔

پھر ۱۹؍اکتوبر ۱۹۰۵ء کا ایک الہام ہے "اِنِّی مَعَ الرَّحْمٰنِ اَدُوْرُ" کہ میں خدائے رحمان کے ساتھ چکر کھاتا ہوں۔ اب یہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے یہ کہا جا رہا ہے یعنی اللہ خدائے رحمان کے ساتھ چکر نہیں کھاتا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان حال سے یہ کہا جا رہا ہے کہ جیسے اللہ کی رحمانیت اپنے نئے نئے جلوے دکھاتی ہے اسی طرح میں بھی اس رحمانیت کے جلووں کے مطابق ہو جاتا ہوں، جب وہ ایک جلال کا منظر دکھاتی ہے تو میں بھی اسی طرح جلال اور جوش میں آتا ہوں اور جب وہ رحمانیت اپنی ایسی حالت کا جلوہ دکھاتی ہے جس میں بہت زیادہ ترحم اور شفقت پائی جائے تو میں بھی اسی طرح اس حالت کے مطابق ہوتا چلا جاتا ہوں۔

ایک ۱۹۰۶ء کا الہام ہے اور اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے میں رحمان ہوں اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ سَاَجْعَلُ لَکَ سُهُوْلَةً فِی کُلِّ اَمْرٍ"۔ میں رحمان ہوں اور ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سارے کام خدا تعالیٰ سے سہولت یافتہ تھے۔ اپنی طاقت سے آپ کوئی کام کر سکتے ہی نہیں تھے۔ اتنے عظیم الشان کام کئے ہیں آپ نے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ایک انسان کو کیسے یہ توفیق ملی مگر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ میں رحمان ہوں اور میں تجھے ہر کام میں سہولت دوں گا۔

ایک اور الہام ہے "اِنِّی اُمِرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَأْتُوْنِیْ" میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں۔ یہ ترجمہ مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ اُمِرْتُ یعنی مجھے امیر یا خلیفہ بنایا گیا ہے رحمان کی طرف سے فَأْتُوْنِیْ پس میری طرف چلے آؤ۔ اِنِّی حِمَی الرَّحْمٰنِ میں خدا کی چراگاہ ہوں یہاں حِمَی الرَّحْمٰنِ سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اللہ تعالیٰ بہت غیرت رکھتا ہے۔ جس طرح ایک چراگاہ کی گڈریا حفاظت کرتا ہے اور کسی دوسرے جانور کو اس میں دخل کی اجازت نہیں ہوتی، بھیڑیا داخل ہو اور اگر وہ گڈریا طاقتور ہو تو بھیڑیا موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ الہام بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کی چراگاہ ہوں اور شاخ مثمر م۔ میں وہ شاخ مثمرم ہوں کہ جس کے متعلق خوف رکھو کہ باغبان اپنی مثمر شاخ کو، اپنی پھلدار شاخ کو کبھی کاٹنے نہیں دیتا۔

اے آں کہ سوئے من بدویدی بصد تبر   از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

یہ وہ حِمٰی کی تفسیر ہے۔ اے وہ جو میری طرف کئی تبر لے کے دوڑے چلے آرہے ہو مجھے کاٹنے کے لئے باغبان سے بھی تو ڈرو کہ میں ایک ثمردار شاخ ہوں۔ اور باغبان اپنی ثمردار شاخ کی لازماً حفاظت کرتا ہے۔

پھر ایک الہام ہے جو قرآن کریم کی آیت کے طور پر ہے "اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ" خدا نے تجھے قرآن سکھایا۔ اب یہ ترجمہ مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ یہاں لفظ "تجھے" سے مضمون واضح فرما دیا کہ رحمان خدا نے قرآن کریم تو نازل فرمایا لیکن اسے دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھایا ہے۔ اگر اللہ آپ کا معلّم نہ ہوتا تو آپ کبھی بھی قرآن نہیں سیکھ سکتے تھے۔ یعنی اس کے صحیح معنے تجھ پر ظاہر کئے۔

ایک الہام ہے دسمبر ۱۹۰۷ء کا، وفات کے قریب کے زمانہ کا۔ میں تیرا رب، ربّ رحمان ہوں یعنی تیرا ربّ جو عزت والا ہے اور صاحب غلبہ ہے۔ "اِنِّی اَنَا رَبُّکَ الرَّحْمٰنُ" میں تیرا رحمان رب ہوں۔ "ذُوْالْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ" وہ عزت والا اور غلبہ والا رب میں ہوں۔ تو جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تو رحمان سے وابستہ رہے گا جیسا کہ تو ہے تو وہ تیرے لئے عزت کا موجب بھی بنے گا اور غلبہ کا موجب بھی بنے گا کیونکہ رحمٰن خدا صاحب عزت بھی ہے اور صاحب غلبہ بھی ہے۔

ایک الہام ہے یہ ۱۹۰۸ء کا ہے۔ اب یہ اور وصال کے قریب آگیا ہے۔ پس اسی آخری زمانہ کا الہامات کے ساتھ ہی اب صفت رحمانیت کا مضمون ختم ہو گا اور آئندہ سے دوسری صفات کا ذکر شروع ہو گا۔ "حُکْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِیْفَةِ اللّٰهِ الْمُغَلِ السُّلْطَانِ"۔ ترجمہ اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے: خدائے رحمان کا حکم ہے خلیفۃ اللہ مغل سلطان کے لئے۔ اللہ کا خلیفہ ہے اور مغل سلطان ہے۔ اور یہ بھی ایک بڑی شان کا اظہار ہے کہ یہ معمولی مغل نہیں ہے بلکہ مغل سلطان ہے جس کو عظیم الشان غلبہ دیا جائے گا۔

اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک دو اقتباسات میں رحمانیت سے متعلق آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"صفتِ رحمانیت ہر اُس وجود کو جو صفت ربوبیت سے تربیت پا چکا ہے، وہ سب کچھ مہیا کرتی ہے جس کی اُسے حاجت ہو"۔ یہاں ربوبیت کو پہلے رکھا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ فرمایا گیا ہے۔ یہاں رحمانیت سے مراد وہ رحمانیت نہیں جو قدیم تر ہے بلکہ ربوبیت کے بعد جو رحمانیت ہے وہ قرآن کریم کے نزول کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ تو یہ تضاد جو کبھی کبھی دوستوں کو نظر آتا ہے اس کا حل یہی ہے کہ ایک رحمانیت ہے جو آغاز ہے، ہر چیز کا آغاز اس سے ہے اور ربوبیت بھی اس کے فیض سے جاری ہوتی ہے اور ایک ربوبیت ہے جو انسان بننے کے بعد پھر شروع ہوتی ہے اور ہر چیز پر حاوی ہو جاتی ہے اور رحمانیت سے پہلے ہوتی ہے۔ اسی ربوبیت کے نتیجہ میں رحمان خدا علم قرآن کے ذریعہ انسان کی تربیت فرماتا ہے۔

فرماتے ہیں: "پس یہ صفت تمام وسائل کو رحم پانے والے کے موافق بنا دیتی ہے اور ربوبیت کا نتیجہ وجود کو کامل قویٰ دینا اور ایسے طور پر پیدا کرنا ہے جو اس کے لائق حال اور مناسب ہے۔ اسی صفت کا اثر یہ ہے کہ یہ ہر وجود کو اس کے عیوب کو چھپا دینے والا لباس پہناتی ہے، اُسے زینت عطا کرتی ہے، اُس کی آنکھوں میں سرمہ لگاتی ہے، اس کے چہرہ کو دھوتی ہے، اس کو سواری کے لئے گھوڑا دیتی ہے اور اس کو شاہسواروں کے طریق بتاتی ہے"۔ (کرامات الصادقین)

اب رحمانیت کے دوسرے معنے کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"رحمٰن کے معنے خدا کے کلام سے یہ ثابت ہوتے ہیں کہ جب وہ بغیر کسی عوض کے اور سوا کسی عمل کے رحمت کرتا اور اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ مثلاً دیکھو خدا نے جب یہ نظام بنا رکھا ہے۔ سورج ہے، چاند ہے، اناج ہے، پانی ہے، ہوا ہے، ہمارے امراض کے دفعیہ کے لئے قسم قسم کی بوٹیاں ہیں۔ اب کوئی بتلا سکتا ہے کہ یہ اس کے کس عمل کا اجر ہیں۔ ہر ایک شخص جو عمیق فکر کرے اس پر خدا کا رحمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی و آسودگی کے لئے جو کچھ چاہئے تھا وہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے مہیا کیا۔ جو کچھ آسمان میں ہے اور زمین میں اور پھر جو کچھ ہمارے وجود میں پایا جاتا ہے"۔ یعنی انسان کے اندر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے بے شمار مظاہر ہیں ان کا میں نے تفصیل سے دوسری جگہ اور اپنی کتاب "Rationality" میں ذکر کیا ہے کہ کس حیرت انگیز طریق پر خدا کی رحمانیت ہمارے بدنوں کے اندر موجزن ہے۔ "یہ سب اس کی رحمانیت کا نتیجہ ہیں کیونکہ جب ہم ماں کے پیٹ میں تھے اس وقت جو کچھ اس کے انعام تھے وہ کسی عمل کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ تناسخ کا مسئلہ یہیں سے ردّ ہو جاتا ہے۔ مگر میں اسے چھیڑنا نہیں چاہتا۔ (البدر، ۲۵؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملّاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ارشاد نبویؐ

اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ

(امانت داری عزت ہے)

﴿منجانب﴾

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینٹنک لین کلکتہ 700001

دکان- 248-5222, 248-1652, 243-0794

رہائش- 237-0471, 237-8468

اب مَیں آخر پر آپ کو رحمانیت کا ایک اور جلوہ بھی بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے صفت رحمانیت کے تابع جو شفا کا مضمون پیدا کیا ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ان میں ایک ہومیو پیتھی شفا کا نظام بھی ہے اور یہ الٰہی نظام شفا کے قریب تر ان معنوں میں ہے کہ اس کی اتنی باریکیاں ہیں کہ ان پر غور کرنے سے انسان خدا کی ہستی کا لازماً قائل ہو جاتا ہے۔ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے بغیر یہ شفا کا مضمون سکھایا جاتا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے اس مضمون پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

لیکن اب میں ایک بات سمجھانی چاہتا ہوں۔ مَیں نے پہلے بھی بارہا ذکر کیا ہے کہ میری ڈاک میں کثرت سے لوگ یہ خط بھیجتے ہیں کہ ہمارا ہومیو پیتھک علاج کرو۔ اڑیسہ سے بھی خط آرہے ہیں اور پاکستان کی مختلف جگہوں سے، ربوہ سے بھی اور بیرون ربوہ سے بھی۔ اب سوال یہ ہے کہ اتنی دور بیٹھے ہومیو پیتھک علاج ہو سکتا ہی نہیں۔ ہومیو پیتھک علاج کے لئے تحقیق ہونی چاہئے پورے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس کے دو حل ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو میری کتاب ہے ہومیو پیتھی کی وہ آپ خود لے لیں اور اس میں اشارے موجود ہیں ان کو دیکھ کر خود اپنا مطالعہ کریں۔ سب سے بہتر علاج انسان خود کر سکتا ہے جو جانتا ہے کہ مجھے کیا بیماری ہے لیکن جن کو یہ سلیقہ نہیں اور اکثر کو نہیں ہے، بہت مشکل کام ہے کہ ہومیو پیتھک علاج کرنے کے لئے کوئی خود کتاب سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس لئے ان کے لئے دنیا بھر میں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کی مظہر ڈسپنسریاں قائم کر دی گئی ہیں جو بلا مبادلہ کام کرتی ہیں۔

اس کثرت سے ڈسپنسریاں قائم ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ اب دنیا میں کتنی بے شمار ڈسپنسریاں قائم ہیں جو بنی انسان کا علاج کرتی ہیں مگر محض رحمانیت کے طور پر اس کا کوئی متبادل نہیں لیتیں، مفت کی ڈسپنسریاں ہیں اور ان میں لوگ وقف ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک دفعہ پھر سمجھانا چاہتا ہوں احباب جماعت کو کہ اپنی بیماری کے لئے لکھیں تو صرف دعا کے لئے لکھیں مگر علاج کے لئے نہ لکھیں۔ یہ ناممکن ہے میرے لئے کہ اتنی دور بیٹھ کر علاج کر سکوں اور ان کی تفصیل سے گفتگو کر کے ان کے حالات معلوم نہ کروں کہ کیا ہیں۔ اس کے نتیجہ میں سوائے اس کے کہ مَیں پریشان ہو جاتا ہوں کہ فلاں بھی بیمار ہے، فلاں بھی بیمار ہے اس کو کونسی دوائی دی جائے اور کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

تو اب مَیں آپ کے سامنے ایک مختصر فہرست رکھتا ہوں کہ کس کثرت کے ساتھ دنیا میں احمدیت کے طفیل مفت علاج کی سہولتیں موجود ہیں۔ ہندوستان، جرمنی، امریکہ، کینیڈا غرضیکہ دنیا بھر کے ممالک میں یہ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ اب امراء کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کو واقفیت کروائیں۔ اب امریکہ سے، لاس اینجلیز سے جو خط آتے ہیں کہ میرا علاج کریں وہیں لاس اینجلیز میں ہی ہمارے مبلغ موجود ہیں جو ہومیو پیتھک علاج کر سکتے ہیں۔ اڑیسہ سے خط آتا ہے وہاں بھی نظام جماعت مقرر ہے کوئی نہ کوئی ہومیو پیتھک ڈسپنسری موجود ہے جو بلا مبادلہ ان کی خدمت کے لئے تیار ہے۔ اب ربوہ میں تو کثرت سے ہیں اور ربوہ سے بھی خط آتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ان کو یہ نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ہومیو پیتھک کلینک با معاوضہ بھی موجود ہیں، بہت سے معاوضہ لے کر کرتے ہیں لیکن جماعت کی طرف سے مفت علاج کی اتنی سہولتیں ہیں کہ دنیا کے کسی شہر میں یہ سہولتیں نہیں ہونگی اور اس کے باوجود لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارا علاج کرو اور اپنی علامتیں تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ تو سب سے پہلے مَیں بجائے اس کے کہ یہ فہرست پڑھوں مَیں اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ لوگوں کو پتہ نہیں بیچاروں کو کہ علاج کی کیا سہولت ہے۔ تمام دنیا میں سہولتیں ہیں مگر ان غریبوں کو پتہ نہیں تو کیا کریں بے چارے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے امیر کا فرض ہے کہ وہ تمام جماعتوں کو مطلع کرے کہ آپ کے قریب ترین کون سی ڈسپنسری ہے جس سے آپ استفادہ کر سکتے ہیں اور اگر اس شہر میں نہیں ہے تو شہر بتائیں کہ کس جگہ جائیں کیونکہ ان کو لازماً پھر وہاں جانا پڑے گا اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر موجود ہو گا جو ان کو دیکھ کر پوری تحقیق کرنے کے بعد پھر ان کے لئے علاج تجویز کر سکتا ہے۔

اب مختصراً مَیں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ہندوستان میں مجموعی طور پر ۷۰ کے لگ بھگ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن میں قادیان میں تین، پنجاب میں چھ، ہماچل پردیش میں ایک، ہریانہ میں چار، راجستھان میں تین، آندھرا پردیش میں دو، صوبہ جموں و کشمیر میں دس، گجرات میں ایک، یوپی میں تین، کیرالہ میں چھ، تامل ناڈو میں دو، مدراس میں دو، بنگال میں سولہ، آسام میں چار، اڑیسہ میں دو۔ یہ ساری ڈسپنسریاں وہاں کام کر رہی ہیں اور مفت علاج کر رہی ہیں۔ تو اگر قصور ہے تو مرکزی امارت کا ہے۔ قادیان کے ذمہ دار افسروں کا قصور ہے کہ انہوں نے کیوں بار بار تمام جماعتوں کو متنبہ نہیں کیا کہ اگر ہومیو پیتھک علاج کرانا ہو تو فلاں جگہ یہ سہولت موجود ہے۔ اگر وہ ایسا کر دیتے تو اس طرح مجھے پھر خط نہ آتے۔

مگر ربوہ والوں کو بھی نہیں بتایا گیا تو اب باقی بیچاروں کو کیا پتہ لگے گا۔ اس لئے یاد رکھیں یہ فرض ہے، انجمن کا فرض ہے ربوہ کی ڈسپنسریوں کا تمام اہل ربوہ سے تعارف کروائیں اور سارے پاکستان کی ڈسپنسریوں کا سارے پاکستان والوں سے تعارف کروائیں۔ لاہور سے بھی خط آتے ہیں لاہور والوں کو بھی بتائیں تمہارے ہاں اتنی ڈسپنسریاں مفت کام کر رہی ہیں۔ وہاں تو گاؤں گاؤں میں ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ اس لئے اب مَیں امید رکھتا ہوں، اس کی تفصیل نہیں پڑھتا اس میں بہت زیادہ وقت لگے گا، کہ تمام امراء صوبائی و ضلع یہ ذمہ داریاں اپنے اوپر ڈال لیں کہ ہر احمدی کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ ڈسپنسری کہاں ہے اور کیسے کام کر رہی ہے۔ یہاں میرے پاس موجود ہے فہرست مگر وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ اب جماعت کے امراء کی طرف سے یا ناظر اعلیٰ کی طرف سے یا وکلاء اعلیٰ کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ سب کو معلوم ہو جائے گا اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ میرے کام میں سہولت ہو جائے گی۔

دیکھو دعا کے لئے تو مَیں حاضر ہوں، اتنا صرف لکھا کریں کہ ہمیں فلاں بیماری لاحق ہے ہمارے لئے دعا کریں اور وہ مَیں باقاعدگی سے کرتا ہوں۔ ایک دن بھی Miss نہیں کرتا۔ خط پڑھتے ہوئے بھی کرتا ہوں، رات کو تہجد میں بھی اکٹھے، اجتماعی طور پر کرتا ہوں۔ اس لئے جہاں تک دعا کا چارہ ہے وہ تو میرا فرض ہے اور مَیں لازماً آپ کے دکھ میں شریک ہوتا ہوں اور جہاں تک مجھے توفیق ہے اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن دور بیٹھے تفصیلی علاج ناممکن ہے۔ امید ہے آئندہ اس مضمون کو پیش نظر رکھیں گے۔ اب تھوڑا کرتے کرتے بھی دو بج کر دس منٹ ہو گئے ہیں مگر بہر حال یہ رحمانیت کی صفت کا یہ آخری خطبہ تھا۔ آئندہ پھر انشاء اللہ دوسری صفات باری تعالیٰ کا ذکر چلے گا۔

بقیہ صفحہ :	(2)

ایسے وقت میں یہ حدیث سامنے آئی ہے جب کوئی دعویدار نہیں تھا امام مہدی اور عیسیٰ ہونے کا۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ کسی جھوٹے نے اپنے مقصد کی خاطر بنالی۔

پس فیصلہ کن بات حضرت عیسیٰؑ کی جسمانی زندگی ہے اس پر غور فرمائیں۔ جماعت احمدیہ کا لٹریچر بکثرت موجود ہے۔ میری آڈیو ویڈیو کیسٹس میں بھی یہ مضمون بیان ہوا ہوا ہے۔ خالصتاً اللہ کے خوف کے نیچے یہ فیصلہ کریں کہ پرانے مسیح ابن مریم زندہ ہیں یا نہیں ہیں۔ اگر قرآن ثابت کر دے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں تو پھر لَاالْمَهْدِی اِلَّا عِیْسٰی خوب کھل کے سامنے آجائے گی۔ پھر امام مہدی کا ایک لقب ہو گا عیسیٰ۔ پھر نزول کا معنی خدا کی طرف سے آنا ہو گا جیسا کہ کتابیں ساری آسمان سے اترتی ہیں، نزول ہوتا ہے مگر بنی بنائی جلدیں تو نہیں اتر رہی ہوتیں۔ اترنے کا مطلب ہے اللہ کی طرف سے نازل ہوئیں۔ نبی بھی نازل ہوتے ہیں۔ تو اس لئے لفظ نزول سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ اگر فیصلہ ہو جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو لَاالْمَهْدِی اِلَّا عِیْسٰی کا مطلب ہے عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ مہدی کا ایک لقب عیسیٰ بھی ہو گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس نے مسیحی دنیا میں ان کے عقیدہ صلیب کے خلاف جہاد کرنا ہے اور ایسے دلائل پیش کرے گا جس سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں وہ صلیب کی کمر توڑ دے گا۔ تو بات سمجھ آجاتی ہے۔ ایک لقب دیا ہے تو کسی حکمت کی وجہ سے دیا ہے۔ پس یہ ہے جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور اگر کوئی اور بات آپ نے پوچھنی ہو یا مطالعہ کرنا ہو تو ہمارے علماء یا جو دوست آپ کو لے کے آئے ہیں وہ آپ کو کتابیں یا آڈیو ویڈیو جو چاہیں دے سکتے ہیں۔

ولادت

خاکسار کے بیٹے عزیزم فریدالدین احمد کارکن نظارت اصلاح و ارشاد قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے کے بعد مورخہ ۷ ستمبر ۲۰۰۱ بروز جمعۃ المبارک بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام حضور انور کا تجویز کردہ "سلمیٰ فرید" رکھا گیا ہے نومولودہ خاکسار کی پوتی اور محترم محمد عبدالقیوم صاحب آف جلال کوچہ حیدرآباد (ریٹائرڈ جوائنٹ ڈائریکٹر ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس کی نواسی ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کی لمبی زندگی دے اور والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔ نیز زچہ و بچی کی صحت و تندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(محمد کریم الدین شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی
جدید فیشن
کے ساتھ

رشتہ ناطہ اور استخارہ

مکرم یعقوب امجد صاحب

ایک مومن کا ہر تعلق خلوص وصداقت پر مبنی ہوتا ہے۔ مگر جب وہ اس عارضی زندگی میں اپنا گھر بسانے کے لئے اپنی رفیقہ حیات کی تلاش کرتا ہے، تو یقیناً اسے ہر لحاظ سے بہتر اور مخلص ساتھی کی تلاش ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس کا یہ ساتھ تادم واپسیں نہ صرف قدم قدم پر اس کا سہارا ہوتا اور اس کے لئے تسکین کا سامان کرتا، بلکہ زندگی کی عسرت وعشرت میں اس کا مشیر و وزیر ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کے انتخاب اور چناؤ کے لئے چھان بین اور نہایت احتیاط سے فیصلہ کرنے کا ارشاد ہے۔

آنحضرت ﷺ نے مومنوں کی زندگی کے ہر شعبے میں نہ صرف رہنمائی فرمائی ہے، اپنے عملی نمونے بھی پیش فرمائے ہیں، جنہیں سنت کہا جاتا ہے۔ آپ نے اپنے ساتھ کے لئے پہلا نکاح ایک بیوہ خاتون سے کیا۔ اپنے عمل سے یہ سنت قائم کی کہ تقویٰ اور دینداری ہر چیز پر مقدم ہے۔ آپؐ نے اپنے اس نکاح سے پہلے نہ صرف خود حالات کا جائزہ لیا، بلکہ اپنے مربی اور عم حضرت ابو طالب سے بھی مشورہ کیا۔ اس طرح آپؐ نے ایک سنت حسنہ کا اجرا فرمایا۔ چونکہ آپؐ کو اسوۂ حسنہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے ہر مسئلے کا حل آپ کے ارشادات سے تلاش کرنا چاہئے۔ اس وقت زیر نظر عنوان کے متعلق ہم آپؐ ہی کی سنت حسنہ کے حوالے سے کچھ گذارشات پیش کر رہے ہیں۔

اگر چہ ہر دور میں مناسب اور موزوں ساتھی کی تلاش مشکل رہی ہے۔ مگر موجودہ دور میں یہ تلاش اور دشوار ہوگئی ہے۔ اس لئے کہ انسان پر مادہ پرستی کا اثر زیادہ ہے اور روحانیت کا اثر کمزور ہوگیا ہے۔ اگر ہم اپنے اس زندگی کے اہم ساتھی کی تلاش کے لئے سنت رسولؐ کے مطابق پہلے قاضی الحاجات کا دروازہ کھٹکھٹائیں، تو یقیناً ہمیں رہنمائی ملے گی۔ اس عمل کو ''استخارہ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

''استخارہ'' کیا ہے ''استخارہ کا لفظ ''خیر'' سے بنا ہے۔ ''خیر'' کے متعدد معنے ہیں:

۱۔ خیر والا ہونا۔ ۲۔ اللہ کا کسی کے لئے کسی کام میں خیر پیدا کرنا۔ ۳۔ کسی چیز کو دوسری چیز پر فضیلت دینا۔ ۴۔ دو کاموں میں سے بہتر کو اختیار کرنا۔ ''خیر'' کے ان معنوں کی روشنی میں اب لفظ خیر کے خاص معنے یوں بیان کئے گئے ہیں: ۱۔ شر کی ضد۔ ۲۔ کسی چیز کا اس کی تمام خوبیوں کے ساتھ حاصل ہونا۔ ۳۔ مطلق مال۔ ۴۔ بہت کثرت سے خیر والا۔ عام فہم زبان میں ''خیر'' کے معنے ہیں: بھلائی، بہتری، نیکی اور مال۔ اس طرح ''استخارہ'' کے معنے ہوئے: کسی کام کے لئے خیر یعنی بہتری اور بھلائی کی تلاش کرنا۔ چنانچہ انہیں معنوں کی رو سے اس دعا یا نماز کا نام ''دعائے استخارہ'' یا ''صلوٰۃ استخارہ'' رکھا گیا ہے، جس کے لئے آنحضرت ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

''حضرت جابر بن عبد اللہ'' سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنا اس طرح سکھلایا کرتے تھے، جس طرح آپؐ ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورۃ سکھلاتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں؛ تم میں سے جب کسی کو کوئی بڑا کام درپیش ہو۔ تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے اور یہ دعا کرے: اے خدا! میں تجھ سے تیرا بڑا فضل طلب کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو علم والا ہے اور میں علم نہیں رکھتا اور تو غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے خدا! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین، میری معاش اور میرے معاملے کے انجام کے لحاظ سے یا آپؐ نے فرمایا کہ یہ کام جلد یا بدیر میرے لئے مفید ہے، تو تو اس کام کو میرے لئے مقدر فرمادے اور میرے لئے اسے آسان کر دے اور میرے لئے اس میں برکت ڈال دے۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بُرا ہے میرے دین، میری معاش اور میرے معاملے کے انجام کے لحاظ سے یا آپؐ نے فرمایا کہ یہ کام جلد یا بدیر میرے لئے بُرا ہے، تو تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس کام سے دور کردے اور میرے لئے بھلائی جہاں بھی ہو، مقدر فرمادے اور مجھے اس سے خوشی عطا فرما اور اس کے بعد وہ اپنی حاجت کا نام لے کر ذکر کرے۔''

(بخاری: کتاب الدعوات، باب الدعا عند الاستخارۃ)

آنحضرت ﷺ کے مذکورہ ارشاد کے بعد استخارہ کی اہمیت وافادیت سے کون انکار کرسکتا ہے؟ جن میں نکاح بھی شامل ہے اس لئے چاہئے کہ اس کے لئے ضرور استخارہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ استخارہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ استخارہ عام یعنی نام لئے بغیر استخارہ کرکے بھلائی چاہنا۔ دوسرے یہ کہ جبکوئی خاص رشتہ زیر نظر ہو، تو اس کا نام لے کر استخارہ کرنا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا: بعض لوگ پہلا استخارہ کر لیتے ہیں، مگر دوسرا نہیں کرتے۔ اور بعض دوسرا کرتے ہیں اور پہلا نہیں کرتے۔ چاہئے کہ دونوں استخارے کئے جائیں۔''

(خطبات النکاح جلد ۲ صفحہ: ۲۲۳)

دعائے استخارہ مرد اور عورت دونوں کریں۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں کے ولی بھی یہ دعا کریں۔ دعا کے وقت دل میں یہ فیصلہ کرلیا جائے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بھی فیصلہ دیا جائے گا، اسے قبول کیا جائے گا اور اس پر بہ رضا و رغبت عمل ہوگا۔ اس طرح دعا کی قبولیت کا پھل یقینی طور پر حاصل ہوتا ہے۔ استخارہ صرف ایک بار نہ کیا جائے، بلکہ نتیجہ حاصل ہونے تک جاری رکھا جائے۔ یہ تو ذاتی طور پر استخارے کا طریق ہے۔ ایک استخارہ اس طرح بھی ہوتا ہے کہ کسی بزرگ سے رجوع کیا جائے، جو قبولیت دعا کے لئے جانا پہچانا ہو۔ ہاں! اس پر نظر رہے کہ دونوں طرفیں خلوص نیت سے کام لیں نہ استخارہ کروانے والا بد نیت ہو اور نہ استخارہ کرنے والا کسی قسم کا لالچ یا حرص رکھنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کو دونوں طرفوں سے خلوص نیت درکار ہے۔ استخارے کی اہمیت کو مزید واضح کرنے کے لئے ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ درج کرتے ہیں:

''آج کل اکثر (لوگوں) نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے، حالانکہ آنحضرت ﷺ پیش آمدہ امر میں استخارہ فرمایا کرتے تھے۔ سلف صالحین کا بھی یہی طریق تھا۔ چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے اس لئے لوگ اپنے علم و فضل پر نازاں ہوکر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں۔ اور پھر نہاں در نہاں اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا ہے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اصل میں یہ استخارہ ان بد رسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتدا سے پہلے کرتے تھے۔ لیکن اب (لوگ) اسے بھول گئے حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔''

(البدر: ۱۳ رجون ۱۹۰۷ء وفتاویٰ مسیح موعود صفحہ: ۱۱۶)

وقت کے امام کی اس تصریح کے بعد احباب کو چاہئے کہ وہ سنت استخارہ پر شرح صدر سے خود بھی عمل کریں اور اپنے اپنے ماحول میں اس کو رواج دیں۔ اس لئے کہ آج کے مادی دور میں بیسیوں کاموں میں استخارے کے ذریعے رہنمائی حاصل کر کے سکون سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً ''رشتہ ناطہ'' کے لئے استخارے کا عمل نہایت مفید اور بابرکت ہوتا ہے۔ اس لئے مرد و زن دونوں کو اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اس سے دوہرا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو آنحضرت ﷺ کی سنت حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق ملتی ہے اور دوسرے بھلائی اور بہتری کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ گویا ہم ایک عمل سے دو فائدے حاصل کر سکتے ہیں! بشکریہ الفضل

☆☆☆

کنورٹاؤن میں ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ کنورٹاؤن کے زیر اہتمام مورخہ 23 تا 29 جولائی ہفتہ قرآن مجید کے سلسلے میں اجلاسات منعقد کئے گئے 01-7-23 کو افتتاحی تقریب مکرم بی عبد السلام صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کنورٹاؤن کی صدارت میں منعقد کی گئی روزانہ مختلف موضوع پر مکرم مولوی ناصر احمد صاحب مکرم مولوی عبد صاحب مکرم ماسٹر این کنجی احمد صاحب اور مکرم ایم عبد الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں 29 جولائی کو ہفتہ قرآن مجید کے آخری روز اختتامی تقریب بعد نماز عصر مکرم بی ایم کویا صاحب صدر جماعت کنورٹاؤن کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب حاضرین کو مخاطب ہوئے تمام پروگراموں میں کثیر تعداد میں احباب و مستورات اور بچے شریک ہوئے۔

مکرم جمیل احمد صاحب ایڈووکیٹ نے ترحیبی کلمات ادا کئے جبکہ مکرم عبد العزیز صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کنورٹاؤن نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

زومبو (Zombo) کینیا (مشرقی افریقہ) میں احمدیہ مسجد کا شاندار افتتاح

وسیم احمد چیمہ۔ امیر و مبلغ انچارج کینیا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا کو ایک اور مسجد بنانے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ یہ مسجد زومبو گاؤں میں تعمیر ہوئی ہے۔ اس گاؤں میں چند سال قبل ایک چھوٹی سے جماعت تھی۔ اب خدا کے فضل سے ایک بڑی جماعت بن چکی ہے۔ گزشتہ سال جماعت کو یہاں بہت خوبصورت پکی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔

یہ گاؤں ممباسہ سے جو سڑک ٹانگا (تنزانیہ) جاتی ہے اس پر واقع ہے جو ممباسہ سے تقریباً سو کلومیٹر پر واقع ہے یہ سارا علاقہ کوسٹ ایریا کی وجہ سے ناریل کے باغات سے بھرا ہوا ہے۔ بہت ہی زرخیز اور خوبصورت علاقہ ہے۔

اس مسجد کی تعمیر میں انصار اللہ نے خاص طور پر محنت کی ہے اور حسب دستور لجنہ نے پانی وغیرہ کی فراہمی اور مہمان نوازی میں بہت تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P. 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 237050

حیدرآباد کی ڈائری

تربیتی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ ۱۹ اگست ۲۰۰۱ء بروز اتوار بمقام مسجد احمدیہ مومن منزل ٹھیک ساڑھے ۹ بجے منعقد ہوا۔ مکرم حافظ عبد القیوم صاحب صابر کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے خدام کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں مکرم اعجاز احمد صاحب نے نظم پیش کی۔ پہلی تقریر مکرم حمید احمد صاحب غوری کی ہوئی آپ نے جماعتی نظام کو مظبوطی سے تھامے رہنے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے حقوق العباد کی تشریح کرتے ہوئے تربیت اولاد پر زور دیا۔ یہ جلسہ زیر صدارت مکرم منور احمد صاحب غوری منعقد ہوا آخر میں صدر اجلاس نے دعا کروائی۔ اس طرح یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

بک سٹال

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ اگست میں ہر اتوار کو بک سٹال لگایا گیا یہ سٹال صبح ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک رہتا۔ خدام الاحمدیہ کے اراکین مکرم نوید احمد صاحب مکرم ظفر احمد صاحب مکرم شجاعت حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ کے تعاون سے سٹال لگایا جاتا رہا خاکساران کے ساتھ خصوصی تعاون کرتا۔ اس عارضی سٹال کے ذریعہ اللہ کے فضل سے ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچا۔ مسجد احمدیہ افضل گنج کے نیچے ایک مستقل بک سٹال ''احمدیہ بک سٹال'' کے نام سے کھولا گیا جہاں سے روزانہ بہت سارے افراد تک پیغام پہنچتا ہے۔

تبلیغ بذریعہ ڈاک

اللہ کے فضل سے پوسٹ کارڈ پر ذیل کی مختصر سی عبارت ہوتی ہے ''انتہائی مسرت کے ساتھ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت رسول عربی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت امام مہدیؑ علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے۔ جس کا ماننا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں''

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگست کے پورے مہینہ میں 500 پوسٹ کارڈ پر پیغام لکھ کر پوسٹ کیا گیا۔ جس کے بہترین نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید برکات سے نوازے۔ آمین۔

وقار عمل ہفتہ شجر کاری

۱۹ر اگست ٹھیک ۱۱ بجے ایک وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہوا بعض بزرگ انصار نے بھی نگرانی کی حد تک اس وقار عمل میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 34 سے زائد خدام و اطفال موجود تھے۔ اور انصار بزرگان کی تعداد ۵ تھی۔

اللہ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے ہفتہ شجر کاری منایا اس موقع پر پہلا پودا ایک بزرگ انصار نے لگایا۔ اس کا سلسلہ تمام ہفتہ 26 اگست تک جاری رہا۔ اس موقع پر فلک نما سنتوش نگر۔ افضل گنج کی مساجد کے اطراف میں شجر کاری کی گئی۔

تقریب یوم آزادی

۱۵ اگست کو مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے تحت یوم آزادی کی تقریب بمقام احمدیہ لائبریری فلک نما حیدرآباد مکرم سید جہاں گیر علی صاحب کی صدارت میں ساڑھے نو بجے فلک نما حیدرآباد منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مطاہر احمد صاحب کی ہوئی بعدہ مکرم سید جہانگیر علی صاحب نے پرچم کشائی کی چار خدام کی ٹیم نے قومی ترانہ پیش کیا مکرم حنیف احمد صاحب نے تیلگو میں ایک تقریر کی۔ خاکسار نے عہد خدام اور شرائط بیعت کی روشنی میں ایک بہترین ہندوستانی بننے کی تلقین کی۔ آخر میں صدر صاحب نے دعا کروائی۔ بچوں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔

شوگر کیمپ کا شاندار انعقاد

یہ اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل و احسان ہے کہ ڈاکٹر رزاق صاحب کی نگرانی اور سرپرستی میں ایک مفت شوگر کیمپ کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں کئی مریضوں نے مفت اپنا معائنہ کروایا۔ یہ کیمپ دواخانہ یونیک کیئر میں لگایا گیا۔ ۱۵ جولائی ۲۰۰۱ء کو بروز اتوار ٹھیک ۹ بجے صبح اس کا افتتاح عمل میں آیا۔ مریضوں کے معائنہ کیلئے کئی سرکردہ ڈاکٹر اور لیب ٹیکنیشن وغیرہ کو مدعو کیا گیا تھا۔ قریباً ۸۰ سے زائد افراد کا نہ صرف مفت چیک اپ کیا گیا بلکہ جو لوگ شوگر کے مرض میں مبتلا تھے ان کو دوا بھی مفت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر رزاق صاحب ان کے اسٹاف ڈاکٹر صاحبان و ہمارے خدام کو نیک اجر عطا فرمائے۔ اور ان کی مساعی میں نمایاں برکت دے۔

(سید طفیل احمد شاہباز مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

دعائے مغفرت

● افسوس! محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ مورخہ ۱۲ ستمبر کو کلکتہ میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی پیدائش چنیوٹ میں 1915 میں ہوئی 1929 میں آپ کی شادی محترم محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ کے ساتھ ہوئی مرحوم بانی صاحب 1939 میں قادیان آئے اور یہاں کا ماحول دیکھ کر یہیں رہنے لگے۔ 1947 میں کلکتہ واپس چلے گئے اور 1971 تک وہیں رہے۔ مرحومہ کم و بیش ہر سال جلسہ سالانہ قادیان تشریف لاتیں اور ہمیشہ قادیان اور اہل قادیان سے دلی لگاؤ رہا 1971 سے پاکستان اپنے چھوٹے بیٹے کے پاس چلی گئیں اور گاہے بگاہے کلکتہ آتیں اور ان کی دلی خواہش ہوتی کہ قادیان آتی رہیں دو تین سال سے طبیعت کافی خراب تھی اور کلکتہ میں ہی مقیم ہوگئی تھیں۔

آپ نہایت غریب پرور نیک سیرۃ سلسلہ احمدیہ سے گہری وابستگی رکھتیں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت احمدیہ سے دلی محبت کا جذبہ تھا۔

مورخہ 13 ستمبر کو آپ کے بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب بانی اور پوتے مکرم تنویر احمد صاحب آپ کا تابوت لیکر قادیان پہنچے شام سوا سات بجے جنازہ گاہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی تین بیٹے اور دو بیٹیاں آپ کی یادگار ہیں جن میں ایک بیٹا مکرم شریف احمد صاحب بانی کراچی میں رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

● مکرم لعل احمد صاحب صوبہ آندھرا ضلع مغربی گوداوری راجم پالم کے تھے نیک سیرۃ پاکیزہ زندگی کی وجہ سے تمام اقارب و دوست عزت کرتے تھے۔ خدمت دین کے جذبہ رکھنے کی وجہ سے جوانی کی عمر سے ہی اکثر فرقوں کے ساتھ تعلق تھا اور خود گاؤں گاؤں پھر کر چندہ وصول کر کے 1966 میں ایک عالی شان مسجد اپنے گاؤں میں تعمیر کی ہر وقت مسجد کی آبادی کی فکر رہتی تھی۔ اسی دوران جماعت احمدیہ کا پیغام ملتے ہی سرکل انچارج صاحب کو اپنے گاؤں میں مدعو کیا تمام گاؤں والوں کو جمع کیا اور عقائد احمدیت سنائے تمام گاؤں نے بیعت کی مکرم لعل احمد صاحب پھر سے جوان بن کر تبلیغ احمدیت کیلئے اپنی زندگی کا ہر لمحہ صرف کرنے لگے 73 سال کے لعل صاحب کے ساتھ تبلیغی دورہ پر نکلنے والے نوجوان معلمین مبلغین تھک جاتے تھے لیکن مکرم لعل صاحب پرواہ نہ کرتے ہوئے آگے آگے بڑھتے گئے اور 3 سال کے دوران قریباً 250 مقامات کا دورہ کرتے ہوئے احمدیت کا پیغام پہنچایا اس میں سے اکثر بیعت بھی کر چکے ہیں۔ اسی طرح خلافت رابعہ کی ہزار ہار برکتوں سے مہیا ہونے والے داعیان الی اللہ میں سے ایک بہترین کامیاب داعی الی اللہ لعل احمد صاحب مورخہ 2001-1-30 بروز منگل احمدیہ مسجد راجم پالم میں نماز ظہر کے بعد منبر کی سیڑھی پر سر رکھتے ہوئے آرام کر رہے تھے اور اسی حالت میں اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف ہنس مکھ ملنسار خلافت سے محبت رکھنے والے مرکزی نمائندوں سے عزت و احترام سے پیش آنے والے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ خدا تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا کرے۔

(ایم اے زین العابدین خادم سلسلہ گوداوری زون آندھرا)

● مورخہ ۰۱۔۸۔۱۱ کو عزیز بدر الدین ولد مکرم عمر دین صاحب ساکن خانپور پنجاب جس کی عمر ابھی صرف بارہ سال تھی تالاب میں نہاتے وقت ڈوب کر فوت ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون ماہ جون میں قادیان میں منعقدہ پندرہ روزہ تربیتی کیمپ میں اس نے بھی شمولیت اختیار کی تھی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ بخشے اور والدین اور اقرباء کو صبر جمیل عطا کرے۔

(عزیز احمد اسلم مبلغ سلسلہ خانپور پنجاب)

قرار داد تعزیت بر وفات محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش

مکرم مولوی سید امداد علی صاحب معلم ناصر آباد نے بروز جمعہ دوران خطبہ ثانیہ مکرم و محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم مرحوم کی وفات کی خبر دی۔ اور بہترین رنگ میں مولانا صاحب مرحوم کا ذکر خیر کیا۔ ذاتی وابستگی کی وجہ سے خود بھی رویا اور جماعت کو بھی رولایا۔ واقعی مرحوم فرشتہ خصلت اور ایک بہت ہی بزرگ اور عظیم شخصیت تھے۔ مرحوم خادم صاحب کے ذریعہ جماعت احمدیہ ناصر آباد تادیر روحانی فیض حاصل کرتی رہی ہے ان کی اچانک وفات پر شدید افسوس ہوا۔ بہر حال ہم خدا تعالیٰ کی رضا میں راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ پوری جماعت احمدیہ ناصر آباد آپ کے غم میں برابر شریک ہو کر تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ کثیر تعداد جماعت نے بعد نماز جمعہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کی اور مغفرت کی دعا کی۔

(غلام نبی پڈر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کشمیر)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

منقولات

آئینۂ پاکستان

سفید اور کالی داڑھیوں والے پاکستان کے جہادی مولوی

پاکستان کی طرف سے امریکہ میں متعین سابق سفیر سیدہ عابدہ حسین آف جھنگ کا حقیقت افروز بیان

''جب امریکہ روس تصادم عروج پر تھا تو امریکہ نے اسلام کو سوویت یونین میں کمیونزم کے خلاف استعمال کیا۔ اب جن جہادی مولویوں کو امریکہ روس کے خلاف استعمال کر چکا ہے امریکہ اس ''جن'' کو بوتل میں بند کرنا چاہتا ہے لیکن اب یہ پاکستان کی سڑکوں پر پھر رہا ہے۔ سفید اور کالی داڑھیوں والے جہاد کا نعرہ لگا کر دندناتے پھر رہے ہیں۔ اب یہ امریکہ اور مغربی ریاستوں کیلئے ضد اور خطرہ بن چکے ہیں جبکہ ان لوگوں کا قیام پاکستان میں بھی کوئی کردار نہ تھا اور نہ اب اُن کی گنجائش ہے کیونکہ تقسیم ہند کے وقت علماء بالخصوص جمعیت علماء ہند اور جماعت اسلامی پاکستان کے قیام کے خلاف تھیں''۔ (اخبار دن لاہور ۱۹ رجنوری ۲۰۰۱ء)

پاکستانی ملاں اور طالبان انقلاب کی خواہش

کیا کہتے ہیں بدنام زمانہ ملاں منظور احمد چنیوٹی

''سیاسی جماعتوں اور فوجیوں کو تین تین چار چار بار آزمایا جا چکا ہے۔ انہوں نے ملک کا بیڑا غرق کر دیا ہے ملک کو لوٹا ہے اپنی تجوریاں بھری ہیں۔ اپنے ملک کو کنگال کر دیا ہے۔ اللہ کرے دینی جماعتیں متحد ہوں اور ملک میں طالبان جیسا انقلاب آئے تب اس ملک کی تقدیر سنور سکتی ہے۔ فوجیوں اور سیاسی جماعتوں سے ملک کی حالت نہ پہلے سنوری ہے اور نہ آئندہ سنورے گی۔ جو خود اسلام پر عمل نہیں کرتا وہ ملک میں اسلام کیسے نافذ کرے گا افغانستان کی مثال ہمارے سامنے ہے جس زمین کے ٹکڑے پر قابض ہوتے ہیں وہاں اسلامی نظام نافذ کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں باون سال ہو گئے ہیں ابھی تک انگریز کا قانون چل رہا ہے خوئے بدرا بہانہ بسیار۔ ہماری نیت ہی خراب ہے اس لئے یہاں خدا کی ناراضگیاں آ رہی ہیں، مہنگائی ہو رہی ہے خدا کا عذاب آ رہا ہے۔ (ہفت روزہ ''وجود'' کراچی ۲۸ نومبر ۲۰۰۰ صفحہ ۳۱۔۴۶)

پاکستان میں ایک باپ بچوں کو صبح سویرے مسجد اٹھا کر لے جاتا ہے تا کہ وہ نماز ادا کر سکیں واپسی پر ان کی نعشیں اٹھا کر لاتا ہے

وزیر داخلہ پاکستان معین الدین حیدر کی پکار

وزیر داخلہ پاکستان ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل معین الدین حیدر نے ۱۳ جنوری ۱۹۰۱ء کو جہادی مذہبی تنظیموں کے مولانا صاحبان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''مسلمان کی تعریف یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ آج عملاً صورتحال اس کے برعکس ہے دلآزاری کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ مساجد اور بارگاہیں آج محفوظ نہیں۔ ایک باپ بچوں کو صبح سویرے مسجد اٹھا کر لے جاتا ہے تا کہ نماز ادا کر سکیں۔ اگر وہ واپسی پر ان کی نعشیں اٹھا کر لاتا ہے تو اس کے دینی جذبات کیا ہوں گے۔ مساجد اور علماء کرام کے بارے میں اس کی رائے کیا ہو گی۔ ایک دوسرے کو کافر کہنے مخالفانہ لٹریچر تقسیم کرنے دلآزاری کا باعث بننے والی کیسٹیں تقسیم کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ معاشرہ اور حکومت اس صورت حال کو برداشت نہیں کرے گی۔ اس منافرت سے قوم کا اتحاد ختم ہو جائے گا ہم دشمن کیلئے ترنوالہ بن جائیں گے۔

جہاد اسلام کا حصہ ہے لیکن جہادی تنظیموں کا سرعام ہتھیار اکٹھے کرنا، تربیت کے اشتہار لگانا ہتھیاروں کی خریداری کیلئے چندے اکٹھے کرنا اور مختلف ممالک میں جا کر ان ہتھیاروں کو استعمال کرنے کے دعوے کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ اس طرز عمل سے ہم ساری دنیا کو اپنا مخالف بنا رہے ہیں۔ قانون کا مذاق کیوں اڑایا جا رہا ہے...... یہ ہتھیار بند کہاں سے آ رہے ہیں۔ آئندہ کسی پریس کانفرنس یا تقریب میں اس قسم کے ہتھیار بند نظر آئے تو انہیں گرفتار نہ کرنے والے آئی۔ جی اور ایس پی کی چھٹی کرا دی جائیگی''

(نوائے وقت لاہور ۱۴ جنوری ۰۱ء صفحہ ۶۔۱۶)

پاکستانی یونیورسٹیوں میں پہلے اسلحہ کون لے کر گیا تھا

وزیر داخلہ پاکستان کا جمعیۃ العلماء پاکستان کے لیڈر سمیع الحق سے استفسار

''آپ کے مدرسوں نے روس کو نہیں روکا اگر روکا ہوتا تو ہلاکو خان بغداد میں مسلمانوں کی لائبریریاں نہ جلاتا۔ سب کو پتہ ہے کہ فرقہ وارانہ تشدد میں کون سی دو جماعتیں ملوث ہیں۔ ایجنسیوں کا نام لینے کی بجائے ان کا نام لیں۔ اکوڑہ خٹک میں کون سا جہاد ہو رہا ہے ہم جانتے ہیں ہم جہادی و غیر جہادی مذہبی و غیر مذہبی کسی کو ہتھیار اٹھا کر نہیں چلنے دیں گے...... عوام کو پتہ ہے کہ کون کیا کر رہا ہے۔ عوام نے اگر آپ کو اعتماد کا ووٹ دیا ہوتا تو آج مذہبی جماعتیں برسر اقتدار ہوتیں...... یونیورسٹیوں میں پہلے کون اسلحہ لیکر گیا تھا یہ بھی قوم کو بتائیں۔ ہمیں آج یونیورسٹیوں میں رینجرز کیوں تعینات کرنے پڑ رہے ہیں۔ یہ بدعت کس نے پھیلائی ہے سب کو پتہ ہے آپ قوم میں مایوسی نہ پھیلائیں'' (نوائے وقت لاہور ۱۴ جنوری ۲۰۰۱ صفحہ ۶ تا ۱۶)

کنوئیں میں پیدا زہریلی گیس سے نپٹنے کا آسان طریقہ ایجاد

سنٹرل لینڈ اینڈ ائر کنزرویشن ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی چیوٹ کے ریسرچ سنٹر کے سینئر سائنسدان ڈاکٹر آر سی یادو نے کنوئیں وکھڈوں کے پانی میں پیدا ہوئی زہریلی گیس کا پتہ لگا کر اسے بے اثر کرنے کا آسان طریقہ کھوج نکالا ہے۔ ڈاکٹر یادو کے مطابق اکثر برسات کے دنوں میں اور کئی وجوہات سے پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو آکسیجن میں تبدیل نہیں کر پاتے اور یہ کاربن ڈائی آکسائیڈ بھاری ہونے کی وجہ سے کنوئیں وغیرہ میں نیچے جم جاتی ہے اور جب کوئی شخص صفائی وغیرہ کیلئے یا پمپ وغیرہ کی مرمت کیلئے اترتا ہے تو اس کا دم گھٹنے لگتا ہے اور کئی بار موت ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر یادو کے مطابق بغیر بجھا ہوا پانچ کلو چونا چاروں طرف ڈالا جائے۔ جس سے کنوئیں میں بیٹھی کاربن ڈائی آکسائیڈ بائی کاربونیٹ بن جائے گی اور خطرہ ختم ہو جائے گا۔ اس سے پہلے ایک لیمپ لٹکا کر زہریلی گیس کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر لیمپ بجھ جائے تو سمجھنا چاہئے کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ موجود ہے۔

تانبے کے برتنوں میں جراثیم زیادہ تیزی سے مرتے ہیں

قدیم مصری پانی کو صاف اور تازہ رکھنے کیلئے تانبہ کا کثرت سے استعمال کرتے تھے اور اب سائنس دانوں کا بھی یہ کہنا ہے کہ تانبہ آج کے دور میں بھی غذا کو سڑانے اور زہر آلود کرنے والے وائرس اور جراثیموں مثلاً ای سولی سے نمٹنے میں کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔

تانبہ کی جراثیم کش خصوصیات پر ایک بین الاقوامی پروگرام کے تحت ریسرچ کرنے والے برطانوی سائنس دانوں نے یہ دکھایا ہے کہ ای سولی 0157 وائرس سٹین لیس سٹیل میں ایک مہینہ تک زندہ رہ سکتا ہے جبکہ تجربوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تانبہ معمول کے درجہ حرارت میں ہی اس وائرس کو جلد ہی ختم کر دیتا ہے۔ واضح رہے کہ باورچی خانوں میں آج کل سٹین لیس سٹیل کے برتن زیادہ سے زیادہ استعمال ہوتے ہیں تجربوں سے معلوم ہوا کہ 4 ڈگری سنٹی گریڈ پر وائرس کو ختم کرنے میں 14 گھنٹہ لگتے ہیں جبکہ کمرہ کے درجہ حرارت 20 ڈگری سنٹی گریڈ پر سٹین لیس سٹیل کے برتنوں میں یہ جراثیم جہاں 34 دن تک زندہ رہے وہاں تانبے کے برتنوں میں صرف 4 دن میں ہی ہلاک ہو گئے۔

اعلان نکاح

☆...... مورخہ 17/6/01 کو مکرم داؤد احمد صاحب ابن نزیر احمد صاحب کوتھ کلاں ضلع ہسار کا نکاح مکرمہ سمن صاحبہ بنت مکرم رتن دین صاحب کورانہ کے ساتھ حق مہر -/5000 روپے کے عوض مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج ہریانہ نے پڑھایا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر سے دُعاء کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/50) (ایوب علی خان مبلغ سلسلہ ہریانہ)

☆...... مورخہ 20/4/2001 بروز جمعہ بمقام چندہ پور آندھرا محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت محمد منور احمد صاحب چندہ پور کا نکاح ہمراہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب پٹیل معلم وقف جدید مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد ظفر اللہ صاحب سرکل انچارج کاماریڈی نے پڑھا اور ساتھ ہی رُخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ قارئین بدر سے نکاح کے باعث برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/100 روپے) (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

☆...... میرے بیٹے عزیزم سید طارق مجید سلمہ انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا نکاح عزیزہ راشدہ پروین سلمہا بنت مکرم قریشی اختر حسین صاحب ننگل باغباں قادیان کے ساتھ مورخہ 8/5/01 کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے پڑھا۔ مورخہ 10/5/01 کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تمام احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(اعانت بدر -/100 روپے) (ڈاکٹر سید مجید عامر قادیان)

☆ عزیزہ نذیرہ اختر دختر مکرم عبد القیوم خان ساکن چک ڈسنڈ تحصیل کولگام ضلع اننت ناگ کشمیر کا نکاح مکرم مشتاق احمد خان صاحب ابن مکرم قدرت اللہ خان مرحوم ساکن چک ڈسنڈ تحصیل کولگام ضلع اننت ناگ کے ساتھ مبلغ -/100000 (ایک لاکھ روپے) حق مہر پر مکرم و محترم مولوی محمد مقبول حامد صاحب خادم سلسلہ نے مورخہ 11/8/01 کو مکرم و محترم عبد القیوم خان صاحب قادیان کے گھر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعاء کی درخواست ہے۔ (ظہور احمد جاوید متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

دیوبندی علماء کو بریلوی علماء کا کھلا چیلنج

"گستاخ رسول" دیوبندیوں کیلئے بریلوی علماء کی طرف سے دس لاکھ روپے کا انعامی چیلنج

دغا کی دال ہے یاجوج کی ہے یا اسمیں
وطن فروش کی واؤ بدی کی یا اسمیں

جو اس کی نون میں نار جہنم غلطاں ہے
تو اس کی دال سے دہقانیت نمایاں ہے

ملے یہ حرف تو بیچارہ دیوبند بنا
برے خمیر سے یہ شہر ناپسند بنا

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

انظر شاہ قاسمی کا چیلنج منظور ہے

برادرانِ ملت اسلامیہ کو یہ آگاہ کیا جاتا ہے کہ چند دنوں سے شہر بنگلور کی پرامن فضا کو مکدّر کرنے اور اتحاد کو پارہ پارہ کرنے عاشقانِ رسول و آلِ رسول، اولیاء اللہ کے ایمانی جذبات کو مجروح کرنے کی غرض سے مسجد نورانی نواں بلاک کے نیم ملا انظر شاہ قاسمی نے بنگلور کے مختلف محلوں میں میلاد و سیرت کے جلسوں میں انبیأ علیہم السلام، صحابۂ کرام، اولیاء کرام، پیران عظام، مشائخین، سلاسل حقہ اور سواد اعظم اہلِ سنّت و جماعت کے عظیم پیشواؤں کی شان میں کھلم کھلا گستاخی کی ہے۔ جہلا کے معاملات و خرافات، غیر شرعی باتوں، مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت بریلوی کی طرف منسوب کرنا تمہارے آبا و اجداد کا طریقہ رہا ہے جسے تم نے اپنایا ہے۔ اجلاس میں موجود سامعین اور آڈیو کیسٹ اس کے گواہ ہیں۔ بھولے بھالے عوام کو مغالطے میں ڈالنے کے لئے اپنے اکابرین اور اپنے ساتھیوں کی پیروی کرتے ہوئے کھوکھلا دعویٰ اپنے آپ کو اہلسنت ہونا پیش کیا ہے۔ ایسا شخص جسے اُردو تک صحیح بولنا نہ آئے اپنے بڑوں سے وراثت میں ملی کذب بیانی، مکاری، شیطان کی شیطانیت اور بوجہل کی جہالت کا بھی ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ لہٰذا شہر بنگلور کے سنّی ادارے چیلنج قبول کرتے ہوئے مناظرہ کا اہتمام کرنے کی مکمل ذمہ داری پوری کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اور اگر آپ اپنے دعوے میں پکے ہیں دم خم ہے اور اپنے مسلک و عقیدہ کو بے داغ ثابت کرنے کے دعویدار ہیں تو آپ اپنی جماعت کے بڑوں کی طرف سے مناظرہ کیلئے آپ نمائندہ ہونے کا تحریری اعتماد نامہ معہ دستخط، نام و پتہ مورخہ 2 ستمبر 2001ء بروز اتوار صبح 10:30 تا شام اذانِ عصر تک 38/2، دفتر امام احمد رضا مومنٹ بلال نگر بنگلور 45 موبائل نمبر 9845206118 حاضر ہو کر اپنا دعویٰ تحریر پیش کریں جسکے بعد علماء اہلسنت کی موجودگی میں مقام مناظرہ، عنوانِ مناظرہ، تاریخ مناظرہ، شرائط مناظرہ وغیرہ طے کئے جائینگے۔ فیصلہ ہو جائے کہ واقعی کون اہلسنت و جماعت ہے اور کون باطل مذہب پر ہے۔

آپکے وہ اکابرین جن پر آپکو ناز ہے جنہوں نے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک میں گستاخانہ عبارتیں لکھ کر بارگاہِ خداوندی میں ذلیل و خوار ہو چکے ہیں۔ تحذیر الناس، حفظ الایمان، صراطِ مستقیم، براہین قاطعہ کی عبارتوں سے صاف واضح ہے جس پر علماء عرب و عجم نے فتاوے صادر فرمائے ہیں جس کی تصدیق ہند کے ہزاروں علماء نے فرمائی اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جانے کی مہر ثبت فرمائے ہیں۔ اس داغ کو مٹانے کیلئے ان کے کئی شاگرد لاکھ تاویلات کے باوجود کامیاب نہ ہو سکے۔ بنیادی اختلافات کو آج بھی فروعی کہکر ظاہری لباس و عبادات کی آڑ میں عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے چلے آ رہے ہیں اگر آپ بھی آزمانا چاہیں تو شوق سے میدانِ مناظرہ میں آئیں اپنی بے ہودہ اور من گھڑت بکواس کو بند کریں اور اپنی جھوٹی شہرت کی خاطر عوام کو گمراہ مت کیجئے ملت کے نوجوان جو قوم کی امانت ہیں خصوصاً حج نگر اور قرب و جوار کے نوجوان طبقے کو قربانی کا بکرامت بنائیں۔ انہوں نے تو آپکی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں جب آپکا نقاب اتارا جائیگا اصلیت سے واقف ہو کر آپ سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔ اگر آپ میں اتنی علمی صلاحیت ہے تو اہلِ علم سے گفتگو کر کے اپنا انجام دیکھ لیجئے۔ شہر بنگلور میں چند برسوں پہلے ہی شوق نے آپ کو ابھارا تھا لیکن آپ اسٹیج پر ایک سنّی عالم دین کے چھوٹے سے سوال پر لات کھا چکے ہیں۔ شاید اسی ضرب کا زخم آج بھی کھجلا رہا ہے۔ یقیناً آپ کو وہ تاریخی منظر یاد ہوگا۔

اس سے پیشتر بھی ہم نے 14 دسمبر 1997ء، 13 شعبان المعظم 1418ھ بروز اتوار کو آپ جیسوں کے چیلنجوں کو قبول کرتے ہوئے مناظرہ فتح کرنیوالوں کیلئے دس لاکھ کے انعام کا اعلان کیا تھا لیکن مقررہ وقت تک......؟

اب یہ پھر تیسری مرتبہ موقعہ ہاتھ آیا ہے۔ آپ ہی سہی موقعہ غنیمت جانیئے اپنے مسلک و عقیدہ کا ثبوت دیجئے۔ موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیجئے۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

لیکن ایک بات ضرور یاد رکھیئے بنگلور کے عوام باشعور، ذی فہم اور خوش عقیدہ ہیں آپکے دھوکہ اور فریب کو اچھی طرح سمجھتے ہیں حق و باطل میں امتیاز کرنے کی صلاحیتوں سے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔ اکابرین اہلسنت کی تصانیف اور علماء اہلسنت کے ایمان افروز بیانات ہمیشہ ان کی صحیح رہنمائی کرتے آ رہے ہیں۔ باقی آئندہ۔ پہلے آپ تیار ہو جایئے۔

ادھر آ ستمگر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

الداعیان :-

ٹیپو سلطان شہید انجمن میلاد کمیٹی — ٹیانری روڈ۔ بلال نگر۔ بنگلور

امام احمد رضا مومنٹ — بلال نگر۔ بنگلور

جلوس محمدی کمیٹی — کاٹن پیٹ، بنگلور سٹی

مومن ویلفیر اسوسی ایشن — نزد لال مسجد شیواجی نگر۔ بنگلور 51

جنیدیہ اسلامک ٹرسٹ — بنگلور

تنظیم اہلسنت دعوت السلام — بنگلور

مدرسۂ فلاح ملت — بنگلور

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol - 50 Thursday, 20th September 2001 Issue No: 38

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری کی جگہ مکرم عارف احمد صاحب قریشی آف حیدر آباد کو امیر حیدر آباد مقرر فرمایا ہے۔ سیدنا حضور انور کا یہ ارشاد زیر ریزولیشن 28خ/01-9-9 ریکارڈ ہو چکا ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

مساجد کی تصاویر کے بارہ میں ضروری اعلان

صوبہ کیرلہ کی چند مساجد کی تصاویر اخبار بدر میں شائع کروائی گئی ہیں لیکن رنگین فوٹو ہونے کی وجہ سے تصاویر صاف نہیں شائع ہو سکیں۔ تمام صوبائی امراء کرام اور نگران صاحبان سے درخواست ہے کہ خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں تعمیر ہونے والی مساجد کی بلیک اینڈ وائٹ تصاویر پوسٹ کارڈ سائز کی جلد نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ آئندہ کوئی رنگین تصویر شائع نہیں ہو سکے گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

پہلے آپ بریلویوں سے اپنے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ لے آئیں

روزنامہ اخبار ساز دکن حیدر آباد ۵ ستمبر ۲۰۰۱ میں صفحہ ۲ پر مسلمانوں سے چندہ وصول کر کے ہضم کر جانے والی سیاسی پارٹی جمیعۃ العلماء کے نائب صدر ڈاکٹر محمد عبد الرحمٰن خان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے جرمنی کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۴۔۲۵۔۲۶ اگست میں عالمی بیعت کے روز جو بیعتوں کی تعداد بتائی گئی ہے اُسے قادیانی تحریک کا بین الاقوامی پراپیگنڈہ بتاتے ہوئے اسے جھوٹ کا پلندہ بتایا ہے جبکہ ان کے اپنے ساتھی مختلف اخباروں میں پکا پکار کر کہہ رہے ہیں کہ صرف ہندوستان میں ہی احمدی پانچ کروڑ سے زائد ہو چکے ہیں۔

''ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ کوئی بھی تبلیغی نظام اپنے اعداد و شمار پیش نہیں کرتا بلکہ اپنے اپنے ۔۔۔ دائرہ میں کام کرتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو دراصل اسلامی تبلیغی نظام کی خبر ہی نہیں خود قرآن مجید فرماتا ہے ایک وقت آئے گا

جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی تو تو دیکھے گا کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوں گے۔

قرآن مجید نے ان اعداد و شمار کو فوج در فوج کے لفظ سے یاد فرمایا ہے اور پھر اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی تاریخ نے مسلمانوں کو ملنے والے افضال کو ریکارڈ کیا ہے جنگ بدر میں 313 مجاہد شریک تھے جنگ احد میں 1000 مجاہد تھے صلح حدیبیہ کے روز 1400 مجاہد تھے اور فتح مکہ کے روز ان کی تعداد دس ہزار تھی کیا آندھرا پردیش کے نائب صدر جمیعۃ العلماء کو آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر تبلیغی نظام کی خبر ہے جنہوں نے اعداد و شمار کے رنگ میں اپنی ترقیات کا ذکر فرمایا اور احادیث میں ان کا ریکارڈ موجود ہے۔

آپ نے اپنے مضمون میں پنجاب میں ہونے والی احرار کانفرنس کے بارے میں فرمایا ہے کہ لدھیانہ میں ہونے والی احرار کی ختم نبوت کانفرنس میں دندان شکن جواب دیا جائے گا۔

ہماری عرض ہے کہ آپ لوگ اور احراری سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں مسلمانوں سے پیسے بٹورنے کا دھندا بنایا ہوا ہے پنجاب کے احراریوں کے متعلق تو مولانا ظفر علی خان نے ایک مرتبہ جو فتویٰ دیا تھا وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں فرماتے ہیں۔

اللہ کے قانون کی پہچان سے بے زار — اسلام اور ایمان اور احسان سے بے زار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بے زار — کافر سے موالات مسلمان سے بے زار
اس پر ہے یہ دعویٰ کہ ہیں اسلام کے احرار — احرار کہاں کے یہ ہیں اسلام کے غدار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدار — بیگانہ یہ بدبخت ہیں تہذیب عرب سے
ڈرتے نہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے — مل جائے حکومت کی وزارت کسی ڈھب سے
سرکار مدینہ سے نہیں ان کو سروکار — پنجاب کے احرار اسلام کے غدار

(زمیندار ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ صفحہ ۶)

یہ وہ پنجاب کے احرار ہیں جن کے بارہ میں مولانا ظفر علی خاں کا فتویٰ آپ نے سن لیا ہے مولانا خود ایک وقت احراری تھے پھر خدا جانے احراری ان کا پیٹ نہیں بھر سکے تو یہ ناراض ہو گئے واللہ اعلم

باقی رہا آپ کا احمدیوں کو کافر قرار دینے کا فتویٰ تو اس فتویٰ کی دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کے نزدیک ایک مرے ہوئے کیڑے کے برابر بھی وقعت نہیں۔ اگر آپ کو ان فتووں کی قدر ہے تو پہلے آپ اور آپ کے تمام ہمنوا بریلویوں کے اعلیٰ حضرت اور بریلویوں کے جید علماء سے اپنے مسلمان ہونے کا فتویٰ لے آئیں اسی طرح شیعوں سے اپنے مسلمان ہونے کا فتویٰ لے آئیں تا کہ دنیا کی کثیر آبادی جو بریلوی اور شیعہ حضرات پر مشتمل ہے آپ لوگوں کو مسلمان سمجھ سکے۔

تحریک مسجد مارڈن (یوکے)

سرزمین یورپ میں ایک عالیشان مسجد اور اس سے ملحق احمدیہ کالونی کی تعمیر کے وسیع تر منصوبہ کی تکمیل کیلئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک ''مسجد مارڈن یوکے'' پر دنیا بھر کی جماعتوں کے دوش بدوش ہندوستان کی جماعتوں نے بھی بفضلہ تعالیٰ والہانہ لبیک کہا ہے جس کے نتیجہ میں نظارت ہذا کو اب تک -/24,42,137 روپے کے وعدوں اور -/7,73,744 روپے کی وصولی کی خوش کن رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔ جبکہ اکثر جماعتوں کی طرف سے بغیر کسی وعدہ کے ادائیگی ہو رہی ہے۔ اللھم زد فزد۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کیلئے وعدہ جات کی ادائیگیوں کی مدت دو سال مقرر فرمائی ہے جس میں سے اب چھ ماہ گزر چکے ہیں اندریں حالات جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے گزارش ہے کہ:۔

☆۔ اگر آپ نے اس بابرکت تحریک میں اپنی جماعت کے انفرادی وعدوں کی فہرست نظارت ہذا کو اب تک نہیں بھجوائی تو براہ مہربانی یہ فہرست جلد تر مرتب کر کے ارسال کریں۔

☆۔ اگر آپ یہ فہرست بھجوا چکے ہیں تو مقررہ مدت (ختم ماہ جنوری ۲۰۰۳) سے پہلے پہلے ان وعدوں کی صدفی صد وصولی کے سلسلہ میں بھرپور کوشش کریں تا آپ کی جماعت کا نام بھی صدفی صد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست میں شامل ہو کر بغرض حصول دُعا پیارے آقا کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

☆۔ اگر آپ کو ادائیگی کے تعلق سے نظارت کے مہیا کردہ اعداد و شمار میں کوئی کمی بیشی دکھائی دے تو براہ مہربانی کوپن خزانہ کے حوالہ سے اپنی مرسلہ رقوم کی تفصیل نظارت ہذا کو بھجوائیں تا اس کی روشنی میں دفتری ریکارڈ میں درستی کی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور جملہ ادائیگی کنندگان کو اپنے بے پایاں فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

مجلس مشاورت بھارت کے بارہ میں ضروری اعلان

اخبار بدر کے مسلسل اعلان سے جماعتوں کو اطلاع مل چکی ہے کہ انشاء اللہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی تیرھویں مجلس شوریٰ مورخہ 11 نومبر 2001 کو منعقد ہو گی۔ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ اس شوریٰ کیلئے منتخب نمائندوں کی فہرست اور تجاویز جو مجلس عاملہ کے مشورہ سے پاس ہو چکی ہوں شوریٰ میں پیش کرنے کیلئے 10 اکتوبر 2001 سے پہلے پہلے خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اس سلسلہ میں تمام اُمراء کرام و صدر صاحبان کو ماہ اگست کے شروع میں سرکلر بھی بھجوایا جا چکا ہے۔

(محمد انعام غوری سیکرٹری مشاورت بھارت)

ملینئم کے پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کیلئے احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو خصوصی تحریک

جیسا کہ اخبار بدر کے مسلسل اعلان سے احباب کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۰-۹-۸ر نومبر ۲۰۰۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

چونکہ یہ نیو ملینئم (New Millennium) کا پہلا جلسہ ہے اور موسم کے لحاظ سے بھی گرم علاقوں کے احباب کیلئے نومبر کا پہلا عشرہ موزوں رہتا ہے اسلئے میں ہندوستان کی پرانی جماعتوں کے احمدی احباب، مَرد و زن کو خصوصی تحریک کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اِس جلسہ کی روحانی برکات سے استفادہ کریں۔

ملینئم کے اِس پہلے تاریخی جلسہ کیلئے پچاس ہزار افراد کی حاضری کا ٹارگٹ رکھا گیا ہے۔ چونکہ اب وقت کم رہ گیا ہے اسلئے احباب ریزرویشن کروا کے اس بابرکت سفر کی تیاری شروع کر دیں اور دُعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس جلسہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)